بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

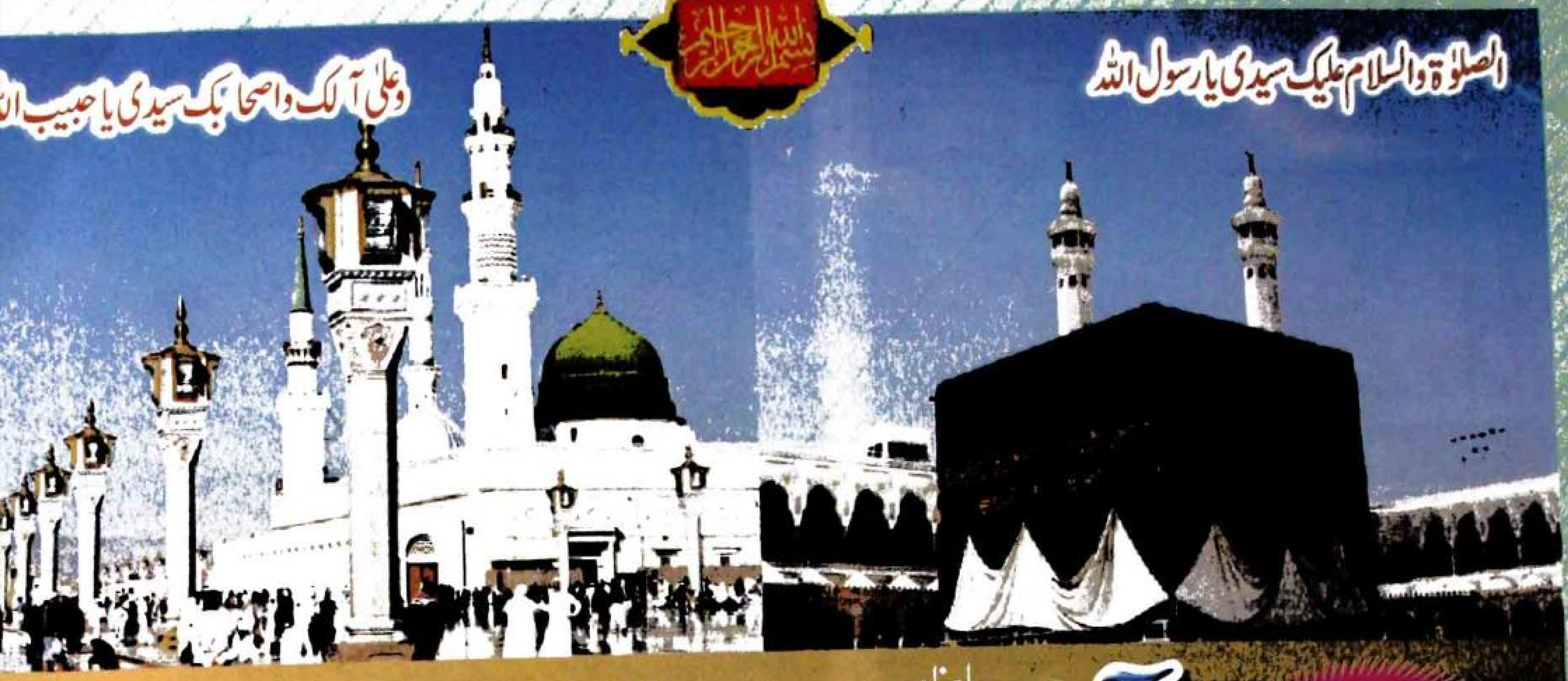

ماہنامہ

آواز اہلسنت

اردو / English

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت ، استاذ العلماء ،
پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info" ☆ فروری 2006ء

درس قرآن

قرآن مجید میں خلافت راشدہ کا ثبوت

ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے

درس حدیث

محبت امام حسین علیہ السلام اور اسکے تقاضے

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

رسول اللہ ﷺ کی گستاخی سب سے بڑا جرم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا قتل مقرر کی ہے!
شاہ عبد اللہ نے ڈنمارک سے سعودی سفیر واپس بلا کر دینی غیرت کا مظاہرہ کیا، دیگر مسلم حکمران
بھی سخت اقدام اٹھائیں! حکومت پاکستان نے ایکشن نہ لیا تو ملک بھر میں سخت احتجاج ہوگا!!
لاہور، وزیرآباد، گجرات، علی پور، شرقپور، نارووال، منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، ہری پور، ... دیگر مقامات
پر ہزاروں غلامان رسول نے پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی کی ...

ہم بھولوں کو یا محمد ﷺ ہر گز نہ بھول جانا !!!

جناب عبدالحق ظفر چشتی کی دردمندانہ تحریر

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

- نکاح اور والدین کی اجازت!
- لا نکاح الا بولی کا مطلب!
- عقیقہ کے مسائل!
- بیک وقت تین طلاقیں!
- حدیث ابوداؤد کی تحقیق!

+ خلیفۂ دوم + سچی حکایات + دانش حجاز + Teachin of Islam + باب الکرامات + اداریہ + خبرنامہ +

marfat.com

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبرنامہ

رسول اللہ ﷺ کے کارٹون کی اشاعت مسلم امہ کیلئے چیلنج اور مسلمانوں کے ایمانوں پر حملہ ہے

جرمن و فرانس وغیرہ نے بھی ڈنمارک کی تقلید میں نازیبا کارٹون شائع کر کے مسلم امہ کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی حضور ﷺ کی حرمت کیلئے متحد ہو جائے

عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام 2 فروری کو گڑھی شاہو چوک تا پریس کلب پہلی احتجاجی ریلی کے اختتام پر مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری کا خطاب

جنرل مشرف اگر تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں ترمیم نہ کرتے تو کفار کو توہین رسالت کی جرأت نہ ہوتی: ڈاکٹر سرفراز نعیمی، ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس

توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر معذرت کرنے سے کچھ نہیں ہوگا، ایسے اخبارات کو بند کیا جائے: انجینئر سلیم اللہ خاں، صدر JUP نفاذ شریعت

اسلامی تشخص کو مٹانے کے عزم کو مسلمان ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے: سید مصطفیٰ اشرف رضوی

مسلمان شعائر اسلام کا تحفظ کرنے کیلئے کفر کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں: صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری، مرکزی ناظم اعلیٰ

پاکستانی عوام شاہ عبداللہ کے اقدام پر انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کرتے ہیں: صاحبزادہ سید محمد صفدر شاہ گیلانی، مرکزی رہنما

ڈنمارک سے پاکستانی سفیر کی واپسی اور ڈنمارک کے اشیاء کا بائیکاٹ حکومتی سطح پر کیا جائے: سید شاہد حسین گردیزی، ناظم اطلاعات

مولانا اعظم نورانی، حاجی امداد اللہ نعیمی، پیر سید عذیر شاہ، مولانا مجاہد رسول، مولانا رفیق رضوی، پیر سید کرامت علی شاہ،، مولانا ارشد، چوہدری صدیق بھی شمولیت کرنے والوں میں شامل ہیں۔ علماء نے کہا کہ ہم آج غازی علم الدین شہید کے شہر سے اپنی احتجاجی تحریک کا آغاز کر رہے ہیں۔ اگر موجودہ حکمرانوں نے سخت اقدامات نہ اٹھائے تو پھر پورے ملک میں احتجاجی تحریک چلائی جائیگی۔ مظاہرین نے ہاتھوں میں پلے کارڈ اور بینر پکڑے ہوئے تھے۔ اور سانحہ کے خلاف زبردست نعرے بازی کی۔ پیر صاحب نے اعلان کیا کہ اگر وہاں کے حکمرانوں نے ایکشن نہ لیا تو عالمی تنظیم اہلسنت پوری دنیا میں احتجاجی کال دیگی پھر پوری دنیا کے سفارت خانوں کے باہر احتجاج ہوگا اور پاکستان میں آنے والے وہاں کے حکمرانوں کا کالی جھنڈیوں سے استقبال کیا جائیگا۔ (نوٹ: اس ریلی کے بعد اسی رات جنرل پرویز مشرف نے پاکستان کی طرف سے واقعہ کی باضابطہ مذمت کی۔)

توہین آمیز کارٹون چھاپنے کی گستاخی رسول کے خلاف 3 فروری جمعہ کو عالمی تنظیم اہلسنت کی اپیل پر ملک بھر میں "یوم مذمت" منایا گیا

علماء اسلام نے اجتماعات جمعہ میں اس کھلی گستاخی رسول کے خلاف شدید احتجاج کیا اور مسلم حکمرانوں پر زور دیا کہ وہ اس گستاخی رسول کے خلاف مؤثر اقدامات اٹھائیں۔ عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے عیدگاہ نیک آباد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا: تاریخ گستاخی رسول کے انسداد کا ایک ہی طریقہ بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے غلام غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کردار دہرائیں اور دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی گستاخی رسول کا ارتکاب کرے تو وہ گستاخ رسول کا صفایا کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہود و نصاریٰ کس قدر دورخی پالیسی اختیار کر رہے ہیں کہ ایک طرف تو وہ مسلمانوں کو دہشت گرد کہتے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کے آقا ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کر کے مسلمانوں کے دینی جذبات مجروح کرتے ہیں اور مسلمانوں کو جہادی اقدامات اٹھانے کے عوامل و اسباب پیدا کرتے ہیں۔

حضرت پیر سید اسماعیل شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف علی پور شریف کا انتقال پر ملال، ختم چہلم سے پیر محمد افضل قادری صاحب و دیگر علماء کے خطابات
حضرت پیر صاحب آف علی پور شریف و ابو محمد سید احمد شاہ کچھوچھوی آف کراچی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے انتقال پر احباب اہلسنت کی تعزیت و دعا خیر

پیر محمد عثمان افضل قادری کی چوہدری پرویز الٰہی سے وزیر اعلیٰ ہاؤس لاہور میں ملاقات، اہم مسائل پر بات چیت

marfat.com

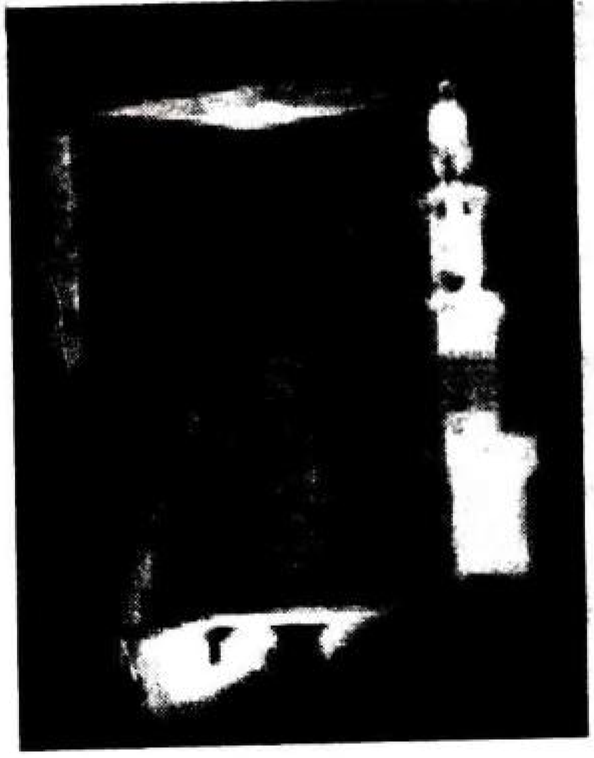

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ اردو، English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

محرم 1427ھ
فروری 2006ء

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا ودربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں: صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

... بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

... 3511855 ... monthly@ahlesunnat.info

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب !!!

ٹائٹل	جنوری 2006ء	1
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر	2
اداریتی صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہل سنت''	3
حمد و نعت	پیشکش: ''قادری نعت کونسل''	4
تعارف: جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات ...	ادارہ	5
اداریہ	=	7
درس قرآن: قرآن مجید میں خلافت راشدہ کا ثبوت ..	ضیاء الامت پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ	8
درس حدیث: محبت امام حسین علیہ السلام اور اسکے تقاضے	پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ	13
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب	21
دارالافتاء اہلسنت	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	24
دانش حجاز	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	28
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مولانا غلام مرتضیٰ ساقی	31
ہم بھولوں کو یا محمد (ﷺ) ہر گز نہ بھول جانا!	جناب عبدالحق ظفر چشتی	36
Teachings of Islam (English/اردو) ..	Allama Sajid ul Hashemi	41
باب الکرامات	از زیر طبع سوانح حیات	42
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ محمد ابو تراب بلوچ	43

ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' میں موجود تحریریں جید علماء دین و مفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

marfat.com

حمد

باری تعالیٰ

گلشن ارض کے پھولوں کی ادا میں تو ہے
دشت افلاک کی خاموش فضا میں تو ہے

رعد میں، برق میں، بادل میں، گھٹا میں تو ہے
صبح میں، شام میں، ظلمت میں، ضیا میں تو ہے

میرے اس دل میں ہے تو، دل کی دعا میں تو ہے
درد میں تو ہے مرے، میری دوا میں تو ہے

قصہ کوتاہ ہر اک شے میں ہے پنہاں تو ہی
خاک میں، آگ میں، پانی میں، ہوا میں تو ہے

اپنے اشعار پہ ہے فخر عطا کو تو بجا
تہ میں معنی کے ہے تو، حرف ونوا میں تو ہے

نعت

رسول مقبول ﷺ

آؤ کہ ذکر حُسن شہ بحر وبر کریں
جلوے بکھیر دیں، شب غم کی سحر کریں

مل کر بیان محاسن خیر البشر کریں
عشق نبی کو کچھ اور تیز تر کریں

جو حسن میرے پیش نظر ہے، اگر اسے
جلوے بھی دیکھ لیں، تو طواف نظر کریں

فرمائیں تو طلوع ہو مغرب سے آفتاب
چاہیں تو اک اشارے سے شق قمر کریں

کونین کو محیط ہے، سرکار کا کرم
سرکار! آپ ہم پہ نظر کرم کریں

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ **جامعہ قادریہ عالمیہ** نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے

☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ahlesunnat.info ویب سائٹ جو کہ عربی انگلش اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیار غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں

☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل و دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات و فتاویٰ جات بھی جاری کیئے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف و نحو و ادب عربی، اور منطق و فلسفہ و علم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورہ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر و اشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 550 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے

☆ شعبہ طالبات ''شریعت کالج طالبات'' کی پرنسپل محترمہ ر۔ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات و ناظمات و دیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین و معلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شاخیں: ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' کی شاخیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆......''جامعہ قادریہ عالمیہ'' کا عظیم الشان ''غوث اعظم بلاک'' مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆......''شریعت کالج طالبات'' کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہو گئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆......''جامع مسجد عیدگاہ'' تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆......شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے ''جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)'' کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور ''جامع مسجد ختم نبوت'' کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆......جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆......سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پر خلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پر فتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری
مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست: مساجد و مدارس کثیرہ

marfat.com

دنیائے کفر کی طرف سے امت مسلمہ کو ایک بڑا چیلنج

اسلامی سربراہی کانفرنس کا ہنگامی اجلاس طلب کر کے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں!

اداریہ

ڈنمارک کے ایک اخبار نے مسلمانوں کے آقا حضور سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کارٹون شائع کر کے انتہائی گستاخی کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں کی شدید دل آزاری کی ہے۔ اس کے بعد فرانس، جرمنی، اٹلی نے بھی اس گستاخی کو دہرایا ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک!

اندریں حالات اگر امت مسلمہ نے درست اقدامات نہ اٹھائے تو پتہ نہیں کہ اس کے بعد دشمنان اسلام کی طرف سے کیا کچھ نہیں ہو گا۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ نے سعودی روایات سے ہٹ کر غیرت دینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈنمارک سے اپنے سفیر کو واپس بلالیا ہے۔ اس غیرت اسلامی کے اقدام پر شاہ عبداللہ کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ دیگر مسلم حکام بھی اس غیرت ملی کا مظاہرہ کریں اور متحد ہو کر اس گستاخی کے خلاف سخت ترین ایکشن لیں۔

یہ جسارت ایسی نہیں کہ اس پر صرف وقتی احتجاج کر کے امت مسلمہ خاموش ہو جائے بلکہ ضروری ہے کہ بلا تاخیر اسلامی سربراہی کانفرنس کا ہنگامی اجلاس طلب کر کے اقوام متحدہ پر دباؤ ڈال کر عالمی سطح پر ایک ایسا مؤثر قانون پاس کرایا جائے کہ دنیا بھر میں جو شخص بھی خدا تعالیٰ اور انبیاء کرام کی توہین کا ارتکاب کرے تو اسے سخت ترین سزا دی جائے اور عالمی اسلامی تنظیمیں یہ مطالبہ اپنے دیگر مطالبات میں سرفہرست رکھیں۔

گستاخی رسول کو روکنے کیلئے ایک موثر ترین طریقہ وہ بھی ہے جسکی تعلیم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دی، جب بشر نامی شخص (بظاہر مسلمان اندرون خانہ منافق) نے کہا: مجھے رسول خدا ﷺ کا فیصلہ منظور نہیں، آپ فیصلہ کریں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے منافق کا سر کاٹ کر فرمایا: ”میں اس شخص کا فیصلہ اس طرح کرونگا جسے رسول خدا ﷺ کا فیصلہ منظور نہیں“۔ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ اور غازی اللہ دتہ شہید کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی تعلیم فاروقی پر عمل کیا جسکے خوف کی وجہ سے لاکھوں گستاخان رسول گستاخی کی جسارت کرنے سے باز رہے اور رہیں گے۔

ان اہم اقدامات کی طرف مسلم حکام اور امت مسلمہ کو متوجہ کرنے کیلئے عالمی تنظیم اہلسنت نے 2 فروری کو لاہور میں پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری کی قیادت میں گڑھی شاہو چوک سے شملہ پہاڑی تک عظیم الشان احتجاجی ریلی اور پھر پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کر کے ایک ایمانی تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔

علماء و مشائخ اور دیگر دینی حلقوں سے التماس ہے کہ ناموس رسالت کے اس مسئلہ کو تمام امور پر مقدم رکھیں اور تمام ضروری اقدامات اٹھا کر غلامی رسول کا حق ادا فرمائیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین!!!

marfat.com

درس قرآن

قرآن مجید میں خلافت راشدہ کا ثبوت

ضیاء الامت پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا. يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا. وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ.''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 18، سورہ نور، آیت: 55.

ترجمہ: ''وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک عمل کیے کہ وہ ضرور خلیفہ بنائے گا انہیں زمین میں جس طرح اس نے خلیفہ بنایا ان کو جو ان سے پہلے تھے، اور مستحکم کردے گا ان کیلئے ان کے دین کو جسے اس نے پسند فرمایا ہے ان کیلئے، اور ضرور بدل دے گا انہیں ان کی حالتِ خوف کو امن سے۔ وہ میری عبادت کرتے ہیں، کسی کو میرا شریک نہیں بناتے اور جس نے ناشکری کی اس کے بعد، تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔''

حضور رحمت عالمین ﷺ کے غلاموں کو کفار و مشرکین کے ظلم و ستم سہتے عرصۂ دراز گزر چکا تھا۔ انہوں نے اپنے وطن مکہ کو چھوڑ کر اڑھائی تین سو میل دور مدینہ طیبہ میں آ کر پناہ لی تھی۔ مکہ کو الوداع کہتے وقت وہ دولت ایمان تو ساتھ لائے تھے لیکن اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں اور عمر بھر کا اندوختہ وہیں چھوڑ کر چلے آئے تھے۔ کفار کی آتش غضب اب بھی بھڑک رہی تھی۔ میدانِ بدر میں رسوا کن شکست کے بعد ان کا جذبۂ انتقام تیز تر ہو گیا تھا۔ صحابہ کرام ہر وقت مسلح رہتے۔ رات دن دشمن کی یلغار کا کھٹکا لگا ہوا تھا۔ ایک روز ایک صحابی نے اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ:

''اما یاتی علینا یوم نامن فیه و نضع السلاح.''

ترجمہ: ''یارسول اللہ کیا ایسا دن نہیں آئے گا جب ہمیں امن نصیب ہو گا اور ہتھیار رکھ دینے کی نوبت آئے گی۔''

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

''لا تلبثون الایسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیاً لیس علیه حدیدة.''

ترجمہ: ''بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب تم آرام سے بے خوف ہو کر مجمع عام میں بیٹھو گے اور تمہارے جسم پر کوئی ہتھیار نہیں ہو گا۔''

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے اس ارشاد کی تائید فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔

تاریخ کی ناقابل تردید شہادت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ نے جو وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ عہدِ رسالت میں ہی مکہ مکرمہ، حجاز، خیبر، بحرین، یمن اور جزیرۂ عرب کے سارے علاقے اسلامی قلمرو میں شامل ہو گئے۔ قیصر روم مقوقس مصر اور کئی دیگر بادشاہوں نے بارگاہ رسالت میں تحائف اور نذرانے ارسال کیے۔ حضور کریم کی رحلت کے بعد عہد صدیقی میں فتنۂ ارتداد اور دیگر جھوٹے نبیوں کی لگائی ہوئی آگ بجھی اور ہر طرف امن وامان ہو گیا۔

اسی عہد میں اسلام کی عالمی فتوحات کا آغاز ہوا۔ مشرق میں حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مغرب میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں افواجِ اسلامیہ نے فتح و نصرت کے علم گاڑنے شروع کر دیئے۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بابرکت وباایمن زمانۂ خلافت میں تو فتوحات کی انتہا ہو گئی۔ قیصر اپنی ایشیائی ممالک سے دست بردار ہو کر قسطنطنیہ میں جا کر مقیم ہوا اور رومی مملکت کے ایشیائی حصہ پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ مصر بھی فتح ہوا۔ کسریٰ کی چار ہزار سالہ شان و شوکت خاک میں مل گئی۔ جہاں ملک کے گوشہ گوشہ میں آتش کدے روشن تھے۔ اور آگ کی پوجا ہو رہی تھی وہاں

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله

کی دلنواز صدائیں بلند ہونے لگیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں شمالی افریقہ کے ممالک فتح ہوئے۔ بحر روم میں جزیرہ قبرص فتح ہوا۔ مشرق میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ چین کی سرحدوں تک پھیل گیا۔ سندھ کے ریگزاروں میں بھی نور اسلام سے اجالا ہونے لگا۔ ہر علاقہ میں امن و سکون قائم ہوا۔ ہر جگہ اسلام کا ڈنکا بجنے لگا۔

وہ مسلمان جو ہر وقت کفار کی یلغار سے سہمے سہمے رہتے تھے اور انہیں دن رات یہی کھٹکا لگا رہتا تھا کہ کفر کا سیلاب امنڈے گا اور انہیں بہا کر لے جائے گا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے وہ ہیبت اور سطوت بخشی کہ جس راستہ سے گزر جاتے بڑے بڑے سرفرازوں کی گردنیں جھک جاتیں۔ کوئی منصف اور حق پسند انسان تاریخ کے یہ ان مٹ حقائق دیکھنے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔

حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا کہ ایک صحابی حاضر ہوا اور اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ دوسرا آیا اس نے راہزنوں کی دست درازیوں کا شکوہ کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''اے عدی! کیا تو نے حیرہ کا شہر دیکھا ہے؟

میں نے عرض کیا: مجھے دیکھنے کا موقع نہیں ملا، لیکن میں نے لوگوں سے اس کے بارے میں سنا ہے۔ حضور نے فرمایا: اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو تو دیکھے گا ایک عورت اونٹنی پر سوار ہو کر حیرہ سے روانہ ہو گی اور آ کر کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے بغیر اسے کسی کا ڈر نہیں ہو گا۔ میں دل میں خیال کرنے لگا کہ بنی طے قبیلہ کے قزاق اور راہ زن کہاں چلے جائیں گے؟ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اے عدی! تم کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرو گے۔ میں نے عرض کیا کسریٰ بن ہرمز یعنی شہنشاہِ ایران؟ حضور ﷺ

marfat.com

نے فرمایا وہی کسریٰ بن ہرمز۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: تم دیکھو گے لوگ ہاتھوں میں سونا اور چاندی لیے ہوئے کسی غریب کی تلاش میں پھر رہے ہوں گے لیکن مملکتِ اسلامیہ میں انہیں کوئی غریب نہیں ملے گا۔

عدی کہتے ہیں میں نے حیرہ سے اونٹنی پر سوار ہو کر آنے والی عورت کو بھی کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور میں خود ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے تھے۔''

بعض لوگ جو صحابہؓ کرام کی عظمت شان کا انکار کرنا ہی اپنے ایمان کا کمال سمجھتے ہیں وہ اگر اپنی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی زحمت ہی گوارا کرتے تو اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوتے۔ انہیں یقین ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو وعدہ فرمایا ہے اور حضور کریم ﷺ نے جو وعدے فرمائے ہیں جن کا ذکر خود ان لوگوں کی کتابوں میں موجود ہے وہ وعدے خلفاء راشدین کے عہد سعادت آثار میں پورے ہوئے ہیں۔ ان کے امام کلینی جن کی کتاب کافی ان کے ہاں حدیث کی معتبر ترین کتاب ہے ان کی روایت ملاحظہ فرمایئے:

''عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما حضر رسول اللہ الخندق مروا بکدیة فتناول رسول اللہ المعول من ید امیر المؤمنین اومن ید سلمان فضرب لھا ضربة فتفرقت بثلاث فرق و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لقد فتحت علی فی ضربتی ھذہ کنوز کسری و قیصر.''

حوالہ: ''فروغ کافی'' کتاب الروضہ، صفحہ: 102)

ترجمہ: ''حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو راستہ میں ایک چٹان حائل ہو گئی۔ حضور ﷺ نے گینتی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک سے یا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لے لی اور اس چٹان پر ایک ضرب لگائی اور اس کے تین ٹکڑے ہوگئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''قد فتحت علی فی ضربتی ھذہ کنوز کسری و قیصر.''

ترجمہ: ''میری اس ضرب سے میرے لیے کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح کر دیئے گئے ہیں۔''

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ خزانے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

روایت میں ''فتحت علی'' کے الفاظ ایک حق بین کیلیئے روشنی کا وہ مینار ہیں جس سے شک و شبہ کا ادنیٰ احتمال بھی باقی نہیں رہ سکتا۔ اسی واقعہ کو صاحب ''حملہ حیدری'' نے ان اشعار میں ذکر کیا ہے، یہ بھی ملاحظہ فرمایئے:

ا بپاسخ چنیں گفت خیر البشر
کہ چوں جست برق نخست از حجر
۲ نمودند ایوان کسریٰ بمن
دوم قصر روم، سوم از یمن
۳ سبب راچنیں گفت روح الامین
کہ بعد از من اعوان و انصار دین
۴ برین مملکت ہا مسلط شوند
بآئین من اہل آں بگروند
۵ بدین مژدہ و شکر و لطف خدا

بہر بار تکبیر کر دم ادا
۶ شنید ند آں مژدہ چوں مومناں
کشید ند تکبیر شادی کناں

ترجمہ:

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا کہ جب اس چٹان کو ضرب لگانے سے پہلی مرتبہ آگ کا شعلہ نکلا۔

۲۔ تو مجھے کسریٰ کا محل دکھایا گیا۔ دوسری مرتبہ قیصر روم کا محل اور تیسری مرتبہ یمن۔

۳۔ اس کی وجہ جبریل امین نے یوں بیان کی کہ میرے بعد دین کے مددگار اور انصار

۴۔ ان ملکوں پر قابض ہوں گے اور وہاں کے باشندوں کو میری شریعت کا پابند کریں گے۔

۵۔ اس خوشخبری کو سن کر اور اس کا شکریہ ادا کرنے کیلئے میں نے تین بار اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔

۶۔ جب اہل ایمان نے حضور ﷺ کی زبان پاک سے یہ خوشخبری سنی تو سب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

یہ چیز غور طلب ہے کہ حضور ﷺ نے ان ملکوں کی فتوحات کو اپنی فتوحات قرار دیا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا لطف اور احسان فرمایا ہے اور اظہار شکر کیلئے حضور ﷺ نے اور حضور ﷺ کے غلاموں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے۔

اگر خدانخواستہ حضرت صدیق و فاروق خلیفہ برحق نہ ہوتے بلکہ (نعوذ باللہ) جابر اور غاصب ہوتے تو کیا ان کے زمانۂ خلافت میں جو فتوحات ہوئیں انہیں حضور ﷺ کی فتوحات کہنا درست ہوتا؟ اور ایسی فتوحات پر حضور ﷺ فرحت و شادمانی کا اظہار فرماتے؟

کوئی ادنیٰ عقل و فہم رکھنے والا انسان بھی ان واقعات کی روشنی میں شیخین کی خلافت پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

مزید تسکین خاطر کیلئے خود حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا وہ ارشاد گرامی پیش کرتا ہوں جو آپ نے حضرت فاروق اعظم کے متعلق فرمایا:

''مسلمانوں کی فوجیں ایران میں کسریٰ کی افواج سے برسر پیکار تھیں۔ محاذ جنگ سے اطلاع آئی کہ کسریٰ خود ایک لشکر عظیم لے کر مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے آرہا ہے۔ حضرت فاروق اعظم نے ارادہ کیا کہ کسریٰ کے مقابلہ میں وہ لشکر اسلام کی قیادت خود فرمائیں۔ مجلس شوریٰ طلب کی گئی اور اس موضوع کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اس بات کی تائید نہ کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود جنگ میں شرکت کریں اور اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا، آپ خود انہیں پڑھیں۔ اگر حق کی طلب صادق آپکے دل میں ہوگی تو یقیناً آپ پر حق واضح ہو جائیگا۔ آپ نے فرمایا:

''ان هذا الامر لم یکن نصره ولا خزلانه بکثرة ولا قلة وهو دین الله الذی اظهره و جنده الذی وعده و امده حتی بلغ و طلع حیث ما طلع و نحن علی موعود من الله والله منجز وعده و ناصر جنده و مکان القیم بالامر مکان النظام من الخرز یجمعه و یضمه فاذا انقطع النظام تفرق الخرزو ذهب ثم لم یجتمع بحذافیره ابدا والعرب الیوم وان کانوا قلیلا فهم کثیرون بالاسلام عزیزون بالاجتماع الخ۔''

حوالہ: ''نہج البلاغہ'' جلد1، صفحہ283، طبع مصر۔

marfat.com

ترجمہ: ''اس کام کی فتح کثرتِ تعداد کی وجہ سے اور اس کی ناکامی تعداد کی قلت کی وجہ سے نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے جس کو اس نے غلبہ عطا فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے جس کو اس نے خود تیار کیا ہے اور جس کی مدد اس نے خود فرمائی ہے یہاں تک کہ وہ ترقی و کامیابی کی اس منزل تک پہنچا۔ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (یہاں آپ نے اس آیت کی طرف اشارہ فرمایا ''وعداللّٰہ الذین امنوا'') اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو ضرور پورا فرمائے گا اور اپنے لشکر کی مدد فرمائے گا۔ خلیفۂ اسلام کی حیثیت اس دھاگے کی ہے جس میں دانے پروئے ہوتے ہیں اگر دھاگہ ٹوٹ جائے تو دانے بکھر جاتے ہیں اور پھر ان سب کو جمع کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ عرب اگرچہ تعداد میں آج کم ہیں لیکن اسلام کی برکت سے وہ کثیر ہیں اور باہمی اتفاق واتحاد کی وجہ سے وہ ہر میدان میں غالب ہیں۔''

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ باب مدینۃ العلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لشکر کو اللہ تعالیٰ کا لشکر کہا اور وضاحت سے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ اس آیت میں مسلمانوں سے کیا ہے وہ آپ کے زمانہ میں پورا ہو گا۔ اب بھی اگر کوئی شخص خلفاء راشدین کی خلافت کو برحق نہیں سمجھتا اور ان کے متعلق کسی قسم کی بدزبانی کرتا ہے تو بیک وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کریم ﷺ اور امیر المومنین اسد اللہ الغالب کے ارشادات پر ایمان نہ رکھنے کا جرم کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے فتنوں سے بچائے اور اسلام کے جاں نثار سپاہیوں کی عزت و تکریم کرنے اور ان کے نقش قدم پر چل کر دین کو سربلند کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ ابھی پورا نہیں ہوا۔ جب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو اس وقت یہ وعدہ پورا ہو گا۔ ضد اور تعصب کا کوئی علاج نہیں لیکن حق کی جستجو کرنے والے کیلئے آیت میں منکم کا ایک لفظ ہی کافی ہے۔ یعنی صحابہ کرام جو اس آیت کے مخاطب تھے وہی **منکم** کا مرجع ہیں اور اولین وعدہ ان سے ہے۔

نیز اگر ان کی اس بات کو صحیح مان لیا جائے تو ثابت ہو گا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہدِ خلافت میں بھی یہ وعدہ ایفا نہ ہوا۔ کم از کم ہم ایسا کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے!!!

تبدیلی نمبرز:

خطیب اہلسنت علامہ سلیم اللہ تابانی صاحب آف پھالیہ
0333-8470594 ،0300-7747798

مجاہد اہلسنت علامہ ابو تراب بلوچ، خطیب سردارپورہ گجرات
0301-6252531

مقرر شعلہ بیاں، علامہ عبدالغفور گولڑوی، مدرس مراڑیاں شریف
0320-4897170

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعاء برائے مرحومین!!!

جتنے بھی اہل ایمان اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، ہم سب کیلئے دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات مزید بلند فرمائے اور ان پر اپنے فضل و کرم اور رحمت کا خصوصی نزول فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

درس حدیث

محبت امام حسین علیہ السلام اور اسکے تقاضے

پیشوائے اہلسنت
پیر محمد افضل قادری
دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”وَعَنْ یَعْلٰی بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّم حُسَیْنٌ مِّنِیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔“

ترجمہ: ”حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت فرمائے جو حسین سے محبت کرے، حسین نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔“ (1، 2، 3)

قال ابوعیسیٰ الترمذی ھذا حدیث حسن.
وقال الحاکم فی مستدرکہ ھذا حدیث صحیح الاسناد

امام حسین علیہ السلام کے مختصر سوانح حیات:

آپ کا نام و نسب ہے، حسین ابن علی ابن ابو طالب ابن عبد المطلب ابن ہاشم القرشی الہاشمی ہے۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ (عبداللہ آپ کے چھوٹے بیٹے حضرت علی اصغر کا نام ہے)، آپ کے القاب سبط رسول، ریحانہ رسول، سید شباب اہل الجنۃ وغیرہا ہیں۔ آپ کی والدہ سیدہ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء ہیں۔ آپ 5 شعبان المعظم 4ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

آپکی ولادت اور شہادت کے متعلق پیش گوئی

رسول اللہ ﷺ نے آپ کی ولادت سے پہلے ہی آپ کے بارے میں پیش گوئی فرمادی تھی۔

”مشکوۃ المصابیح“ کی کتاب مناقب اہلبیت کی فصل ثالث میں حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا (زوجہ عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ

”وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے۔ فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کی وہ بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔ فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کی میں نے دیکھا ہے گویا آپکے جسم کا ایک ٹکڑا آپکے جسم سے جدا ہوا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَاَیْتِ خَیْراً تَلِدُ فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک.

ترجمہ: ”تو نے اچھا (خواب) دیکھا ہے، فاطمہ

حوالہ 1: ”جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین، حدیث نمبر 3708.

حوالہ 2: ”سنن ابن ماجہ“ مقدمہ، باب فضل الحسن والحسین ابنی علی بن ابی طالب، حدیث نمبر 141.

حوالہ 3: ”مسند امام احمد“ مسند الشامیین، حدیث یعلیٰ بن مرہ الثقفی عن النبی ﷺ، حدیث: 16903.

ان شاء اللہ بیٹا جنم دے گی وہ تمہاری گود میں ہو گا۔

پس جیسے آپ ﷺ نے فرمایا ویسے ہی ہوا اور حسین (رضی اللہ عنہ) میری گود میں آئے۔ فرماتی ہیں ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہیں (حسین علیہ السلام کو) آپکی گود میں رکھا دیکھا تو آپکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے؟ فرمایا جبرائیل علیہ السلام ابھی آئے ہیں اور انہوں نے خبر دی ہے کہ

ان امتی ستقتل ابنی ھذا.

ترجمہ: بیشک میری امت کے لوگ میرے اس بیٹے کو قتل کر دینگے۔

میں نے کہا اس بیٹے کو۔ تو کہا ہاں اور میرے پاس سرخ رنگ کی مٹی بھی لائے ہیں۔'' (4)

قال الحاکم ای ابوعبد اللّٰہ محمد بن عبد اللّٰہ النیسابوری فی مستدرکہ ھذا حدیث صحیح علی شروط الشخین ولم یخرجاہ.

محدث ابونعیم نے روایت کیا کہ

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا:

ریح کرب وبلاء.

ترجمہ: کرب وبلاء کی بو ہے۔

اور اے ام سلمہ جس روز یہ مٹی خون میں بدل جائیگی تو جان لینا کہ میرا بیٹا قتل کر دیا گیا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے اس مٹی کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیا۔'' (6،5)

اس کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت علی المرتضیٰ حضرت فاطمہ الزہراء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور دیگر سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور مقام شہادت کے بارے میں روایات اور پیش گوئیاں کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔

لیکن حیرت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت میں سے کسی سے اس حادثہ فاجعہ کے ٹل جانے کی دعاء ثابت نہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام اہل بیت رسول چاہتے تھے کہ امام حسین علیہ السلام اس امتحان عظیم سے گزر کر جہاد اور شہادت فی سبیل اللہ کا حق ادا کر کے مسلمانوں کیلئے روشنی کا اونچا مینارہ ثابت ہوں اور خدا تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ وارفع درجات کے مستحق ٹھہریں۔

امام حسین علیہ السلام کے چند دیگر سوانح:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسین کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا ''حرب'' فرمایا بلکہ وہ حسین ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے تینوں نواسوں (حسن، حسین اور محسن) کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔

حوالہ4: ''مشکوٰۃ المصابیح'' باب مناقب اھلبیت النبی ﷺ ورضی اللّٰہ عنھم، الفصل الثالث، صفحہ: 572، کراچی۔

حوالہ5: ''تھذیب التھذیب'' للامام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی، جز: 2، صفحہ: 300، دار الفکر بیروت

حوالہ6: ''تھذیب الکمال'' للامام ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن المزی، جز: 6، صفحہ: 409، موسسۃ الرسالہ بیروت

آپ ﷺ نے خود کان میں اذان پڑھی۔ تحنیک فرمائی (یعنی کھجور چبا کر لعاب میں مکس کر کے کھلائی)، عقیقہ فرمایا، بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسین علیہ السلام سے بے حد پیار تھا۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ ﷺ سیاہ رنگ کی بالوں سے بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ حسن آئے تو انہیں چادر میں داخل فرمالیا پھر حسین آئے تو انہیں چادر میں داخل فرمالیا پھر فاطمہ آئیں تو انہیں چادر میں داخل فرمالیا پھر علی آئے تو انہیں چادر میں داخل فرمایا پھر فرمایا:

''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھرا.'' (7)

ترجمہ: ''اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور رکھے اے اہلبیت اور تم کو خوب پاک فرمائے۔''

اس حدیث مبارک سے پنجتن پاک کی اصطلاح بنی

ہجرت کے 9ویں سال جب نجران کے عیسائیوں کو آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت دی جب آپ نے دلائل سے اتمام حجت فرمائی تو آپ نے انہیں مباہلہ (ایک دوسرے پر لعنت بھیجنے) کا چیلنج کیا۔ اس موقع پر جب حضور ﷺ مباہلہ کیلئے تشریف لائے تو حضرت حسین علیہ السلام کو آپ اٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت حسن علیہ السلام دائیں جانب اور حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے۔ اس موقع پر عیسائیوں کے سب سے بڑے پادری (اسقف) نے کہا:

''یامعشر النصاریٰ لاتبتھلوا فانی اری وجوھا لو سلوا اللہ ان یزیل جبلا عن مکانہ لازالہ.''

ترجمہ: ''اے عیسائیوں کی جماعت ہرگز مباہلہ نہ کرنا میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے سوال کریں کہ وہ پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ دے تو اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو جڑوں سے اکھاڑ دے گا۔''

پھر کہا اگر تم نے آج مباہلہ کرلیا تو تمہارا نام ونشان مٹ جائیگا اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی عیسائی نظر نہیں آئے گا۔ اسکے بعد عیسائیوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کردیا اور جزیہ دینے پر صلح کرلی۔ (8)

ان روایات سے شہزادہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کی عظمت شان روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اسی طرح خلفاء ثلثہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں شہزادہ رسول حضرت حسین علیہ السلام سے بے پناہ محبت فرمائی۔ فتح ایران کے بعد جب بے پناہ خزانے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئے تو آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ 2 دو ہزار درہم مقرر فرمایا اور نواسہ رسول حضرت حسین علیہ السلام کا وظیفہ پانچ ہزار درہم مقرر فرمایا اور شاہ ایران یزدجرد کی بیٹی حضرت شہربانو کو امام حسین علیہ السلام کے نکاح میں دیا۔ جب خلیفہ اسلام حضرت عثمان غنی رضی اللہ علیہ کے

حوالہ 7: ''قرآن مجید'' پارہ: 23، سورہ احزاب، آیت: 33.

حوالہ 8: ''کتب تفاسیر'' زیر آیت نمبر 61، سورہ آل عمران، پارہ نمبر 3.

marfat.com

مخالفین نے آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تو حضرت امام حسین و امام حسن رضی اللہ عنہما دونوں شہزادوں نے ننگی تلواریں پکڑ کر آپ کے دروازے پر پہرہ دیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت طیبہ:

آپ انتہائی خوبصورت تھے۔ بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی شخص حضرت حسن سے بڑھ کر نبی ﷺ سے مشابہ نہ تھا اور فرمایا حضرت حسین بھی رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔ (9)

جامع ترمذی میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن سینہ سے سر تک اور حسین سینہ سے قدم تک رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔ (10)

امام احمد رضا بریلوی نے کیا خوب فرمایا ۔

اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنین
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

نبی ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ وسیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بے مثال تربیت کے نتیجے میں امام حسین علیہ السلام انتہائی پاکباز، متقی، پرہیزگار، شب بیدار، روزوں کی کثرت کرنے والے، بے حد صدقہ و خیرات کرنے والے، انتہائی بہادر، غیور، صاحب استقامت، حق گو، نیکی کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔

آپ کی شہادت:

رجب 60ھ میں صحابی رسول کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وصال فرماگئے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا یزید بن معاویہ تحت نشین ہوا تو گورنر مدینہ ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یزید کی بیعت (یعنی یزید کی حکومت کی تائید کرنے) کا مطالبہ کیا تو آپ نے یزید کے فسق و فجور کی بنیاد پر اس کی بیعت کرنے سے صاف صاف انکار فرمادیا۔

اس کے بعد آپ 4 شعبان 60ھ کو مکہ مکرمہ چلے گئے۔ اسی اثناء میں کوفہ کے لوگوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کوفہ آنے (اور وہاں خلافت راشدہ کی بنیاد رکھنے) کی دعوت دی۔ آپ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم ابن عقیل کو اپنا نمائندہ بنا کر کوفہ بھیجا۔ اہل کوفہ نے ابتداء میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی لیکن بعد میں یزیدی گورنر عبید اللہ ابن زیاد کے ڈرانے دھمکانے کے بعد آپ کا ساتھ چھوڑدیا اور امام مسلم اور آپ کے دونوں بیٹوں محمد وابراہیم کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کردیا۔

ایک روایت کے مطابق یہ 3 ذوالحج 60ھ کا دن تھا اسی روز امام حسین علیہ السلام اپنے خاندان اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے کوفہ روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت مسلم ابن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی آپکو کوفہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ آپنے راستہ تبدیل کیا طف (کربلا) کے مقام پر پہنچے یہ محرم الحرام 61ھ کی تین تاریخ تھی۔ یزیدی افواج نے جنگی کمان عمرو ابن سعد کر رہا تھا، آپکو گھیرے میں لے لیا اور آپسے یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا جسے آپنے مسترد کردیا۔

7 محرم الحرام کو اہل بیت کے لیے پانی بند کردیا گیا اور امام حسین علیہ السلام کو سخت ترین جنگی کارروائی کی

حوالہ 09: "مشکوٰۃ المصابیح" باب مناقب اهلبیت النبی ﷺ ورضی اللہ عنهم، الفصل الاول، صفحہ: 569، کراچی۔
حوالہ 10: "مشکوٰۃ المصابیح" باب مناقب اهلبیت النبی ﷺ ورضی اللہ عنهم، الفصل الثانی، صفحہ: 571، کراچی

marfat.com

دھمکی دی گئی لیکن پھر بھی آپ اپنے موقف پر ڈٹے رہے چنانچہ 10 محرم الحرام 61ھ کو یزیدی افواج نے جنگ چھیڑ دی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں بھائیوں بھتیجوں بھانجوں آپ کے پیارے بیٹوں حضرت علی اکبر اور علی اصغر کو ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا اور پھر بالآخر آپ خود بھی درجنوں شدید زخم کھانے کے بعد شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

لیکن آپ اپنے شرعی موقف پر ڈٹے رہے۔

امام حسین علیہ السلام کے مختصر سوانح کے بعد اب ہم حدیث بالا کے تحت چند فوائد کا ذکر کرتے ہیں۔

حسین منی وانا من حسین

حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔

شرح مشکوۃ حضرت علامہ علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"گویا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نورِ وحی کے ذریعے ان حالات کو جان لیا تھا جو امام حسین علیہ السلام اور لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والے تھے تو آپ ﷺ نے آپ کا خصوصی ذکر کر کے واضح فرمادیا کہ وہ دونوں (حضور نبی اکرم ﷺ اور امام حسین رضی اللہ عنہ) محبت کے واجب ہونے اور ان دونوں سے لڑائی اور ان کی بے ادبی کے حرام ہونے میں ایک شئی کی طرح ہیں پھر اس بات کو احب اللہ من احب حسیناً (اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے) فرما کر اور زیادہ مضبوط فرمایا کہ حسین کی محبت رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت اللہ کی محبت ہے۔

حسین سبط من الاسباط

سِبْطٌ (سین کی زیر اور باء کی زبر کے ساتھ) کا معنی نواسہ ہے اور سَبَطٌ (سین کی زبر کے ساتھ) کا معنیٰ شاخ یا قبیلہ کے ہیں۔ جس کا معنیٰ یہ ہے حسین علیہ السلام کی نسل سے خلق کثیر پیدا ہو گی۔

اس حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی محبت کو مسلمانوں پر فرض فرمادیا ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام سے پر خلوص محبت کا مظاہرہ کریں اور اس سلسلہ میں خالی محبت کے جھوٹے نعرے بلند کرنے کی بجائے آپکی شاندار سیرت کو اپنا کر آپکی روح کو خوش کریں اور خود بھی سعادت دارین سے بہرہ ور ہوں

آپ کی سیرت کے چند مبارک گوشے

1۔ آپ کی سیرت کا سب سے روشن و درخشاں پہلو یہ ہے کہ آپ نے یزید جیسے فاسق و فاجر ظالم حکمران کی حمایت نہیں فرمائی اور اس سلسلہ میں نہ صرف بڑی بڑی پیش کشوں کو ٹھکرادیا۔ بلکہ ہجرت وطن سے لے کر مال و اولاد، احباب اقرباء حتیٰ کہ جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں فرمایا۔ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے کیا خوب فرمایا:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

آپ کا یزید سے کوئی ذاتی اختلاف نہ تھا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

''سر الشہادتین''میں فرماتے ہیں:

''فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَيْعَةِ يَزِيْدَ لِاَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ ظَالِمًا.''

ترجمہ: ''پس امام حسین یزید کی بیعت و حمایت سے رک گئے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ فاسق و فاجر، شرابی اور ظالم تھا۔''

مشہور مفسر محدث اور مؤرخ حافظ ابن کثیر دمشقی اپنی تصنیف ''البدایہ والنہایہ'' جلد:8 میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''یزید کے متعلق یہ باتیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ وہ سازوراگ کا دلدادہ، شرابی، ناچ، گانے کا شیدائی، خوبرو لڑکوں اور نوعمر حسین و جمیل گانے والی لونڈیوں کا شوقین تھا..... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ہر صبح شراب کے نشہ میں مدہوش اٹھتا تھا۔''

جبکہ اسلام میں ایسا شخص مسلمانوں کی امامت و حکومت کا اہل نہیں ہوتا۔

چنانچہ قرآن پاک میں سورۃ شعراء کی آیت 181 میں ہے:

''وَلَا تُطِيْعُوْا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ.''

ترجمہ: اور تم گناہ کرنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ جو کہ زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔''

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ فاسق و ظالم کو امیر و حکمران نہ بناؤ۔

حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''لَا طَاعَةَ لِمَنْ يَّعْصِي اللّٰهَ.''

ترجمہ: ''ایسے شخص کی اطاعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو۔''

امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے کیسے ممکن تھا کہ ایسے خبیث ولعین کی بیعت کرتے۔ آپ نے ظالم و جابر، فاسق و فاجر حکمران کا نہ صرف ڈٹ کر مقابلہ کیا بلکہ اپنا سب کچھ لٹا دیا اور قیامت تک کے مسلمانوں کو درس دیا کہ امارت و حکومت صرف صالح لوگوں کا حق ہے۔ فاسق و فاجر، ظالم و جابر مسلمانوں کا حاکم نہیں ہو سکتا۔

نیز آپ نے مسلمانوں کو یہ درس دیا کہ ایک مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ وہ اسلام کے اصولوں پر سودے بازی کرے...... مسلمان جان و مال و اولاد اور عزت و آبرو تو قربان کر سکتا ہے لیکن اسلام کے اصولوں پر سودے بازی نہیں کر سکتا......

آج اگر ہم محبت حسین کا دعویٰ کر کے فاسقوں، فاجروں اور ظالموں کو ووٹ دے کر حکومت کیلئے منتخب کریں تو اس سے بڑھ کر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ منافقت اور کیا ہو گی...... امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ غلامان حسین یزیدان وقت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور کسی فاسق و فاجر کو ووٹ دے کر اسے حکومت کیلئے منتخب نہ کریں......

2۔ آپ کی سیرت کا ایک اور روشن ترین پہلو صبر واستقامت ہے کہ آپ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے...... میدان کربلا میں آپ کے ساتھی، بھتیجے، بھانجے اور بیٹے خاک وخون میں غلطاں تھے...... خیموں میں بیٹیاں، بہنیں اور بیویاں اپنے بعد بے سہارا نظر آرہی تھیں...... ان نہایت خوفناک حالات میں یزیدی افواج آپ کو بار بار پیش کش کر رہی تھیں کہ آپ اگر اب بھی یزید کی بیعت کر لیں تو آپ کو قتل نہیں کیا جائیگا...... لیکن آپ استقامت کا پہاڑ

بن کر اپنے موقف پر ڈٹے ہے......

3۔ آپ صبر کا مجسمہ بنے رہے اور اپنے اہل بیت کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہے شیعہ مذہب کی معتبر کتاب "اِعْلَامُ الْوَرٰی بِاَعْلَامِ الْھُدٰی" میں ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ سے فرمایا اے میری بہن! اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا ہر شئی فانی ہے۔ میرے باپ مجھ سے بہتر تھے۔ جن کی شہادت پر تم نے صبر کیا تھا۔ بیشک میرے لیے اور ہر مسلمان کیلئے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔ پھر فرمایا: اے میری بہن! میں تجھے قسم دیتا ہوں میری قسم کو پورا کرنا:

"لَا تَشُقِّیْ عَلَیَّ جَیْبًا"

ترجمہ: "مجھ پر اپنا گریبان چاک نہ کرنا۔"

"وَلَا تَخْمِشِیْ عَلَیَّ وَجْھًا"

ترجمہ: "اور مجھ پر اپنے چہرے کو ہر گز نہ نوچنا"

"وَلَا تَدْعِیْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ... اِذَا اَنَا ھَلَکْتُ"

ترجمہ: "اور ہائے افسوس اور ہائے ہلاکت کے الفاظ سے بین نہ کرنا... جب میں جام شہادت نوش کر جاؤں۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ماتم و نوحہ کے سخت خلاف تھے۔ آج کوئی شخص اگر محبت حسین رضی اللہ عنہ کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور ماتم و نوحہ جیسے کام جنہیں امام ناپسند کرتے تھے کا ارتکاب بھی کرتا ہے تو وہ یقیناً دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ امام حسین امام الصابرین تھے۔ لہٰذا آپکے محبین کو بھی صبر و استقامت کا پیکر بننا چاہئے

4۔ آپ نے میدان کربلا میں ایسے حالات میں جبکہ آپکے تمام ساتھی اور رشتہ دار شہید ہو چکے تھے اور آپکا اپنا جسم تیروں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ نماز کو ترک نہیں کیا اس میں بھی امت کیلئے درس تھا کہ نماز بڑا قیمتی متاع ہے۔

ایسے خوفناک حالات میں بھی نماز کا ترک کرنا جائز نہیں۔ آج جو لوگ محبت حسین کا دعویٰ کر کے نماز کے قریب نہیں جاتے۔ یقین کر لینا چاہئے کہ وہ دعویٰ محبت میں منافق ہے۔ امام صادق کا جو محب صادق ہو گا وہ نماز میں کوتاہی نہیں کریگا۔

5۔ آپ نے یزید کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس سلسلہ میں کسی خطرہ کی پرواہ نہیں کی۔ لیکن قبل اس کے حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے تینوں خلفائے رسول حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے بیٹوں کے نام خلفاء کے نام پر رکھے اور ان سے مکمل تعاون کیا۔ ان سے بیعت کی ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں۔

تو یہ باتیں اس امر کی روشن دلیل ہیں کہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے نزدیک تینوں خلفاء کرام کی خلافتیں درست تھیں ورنہ آجکل کے شیعوں کے بقول اگر یہ خلفاء خلافت کے لائق نہ ہوتے اور ان کا ایمان درست نہ ہوتا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے والد شیر خدا ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے۔ اور شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کیا اور خلفاء ثلثہ سے ڈرتے ہوئے ان سے تعاون کرتے تھے یہ بالکل جھوٹ ہے اور شیر خدا کی توہین ہے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید کا مقابلہ کرسکتے ہیں تو شیر خدا علی مرتضٰی بھی حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم کا مقابلہ کرسکتے تھے۔ لیکن انہوں نے مقابلہ نہیں کیا بلکہ مکمل تعاون کیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی مرتضٰی، حضرت امام حسن اور

marfat.com

حضرت امام حسین کے نزدیک تینوں خلفائے رسول کی خلافت و حکومت درست تھی۔ اور جو شخص حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان سے دشمنی رکھتا ہے وہ نہ صرف ان کا دشمن ہے بلکہ وہ اہلبیت رسول کا بھی دشمن ہے۔ کیونکہ اہل بیت انکی خلافت سے مکمل طور پر متفق تھے۔

6۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شام و مصر میں الگ خلافت قائم کر لی۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں بھائیوں نے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح واتحاد کی خاطر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے امت کو ایک امیر کی امارت پر متحد فرمادیا۔ اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ جس میں آپ ﷺ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

''میرا یہ بیٹا سردار ہے اس کے ذریعے اللہ تعالٰی مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیگا۔''

(حوالہ: ''بخاری شریف'' کتاب المناقب، حدیث نمبر 3463 .)

لیکن دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کی محبت کا نعرہ لگا کر صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تبرا بازی کرتے ہیں۔ حالانکہ اولاد حضرت علی المرتضٰی حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی تھی لہٰذا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے محبین صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ادب واحترام کریں اور جس شخصیت کی حکومت و امارت پر حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما سمیت تمام اہل بیت اور تمام صحابہ کرام اور دنیا بھر کے مسلمان متحد ہوئے ہیں انکی شان اقدس میں تبرا بازی کر کے جہنم کا ایندھین نہ بنیں۔

7۔ واقعہ کربلا کے بعد مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے مسلمانوں نے بھی یزید خبیث کے خلاف علم جہاد بلند کیا بلکہ اہل مدینہ نے ایک کمیشن دمشق بھیجا جس نے یزید کے فسق وفجور کی رپورٹ دی لیکن حیرت ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے جنتی نوجوانوں کے سردار ہونے جیسی صریح احادیث اور یزید پلید کے فاسق وفاجر ہونے پر آئمہ اربعہ کے اجماع کے باوجود نجدی اور دیوبندی فکر کے لوگوں نے اپنی کتب رشید ابن رشید، تبصرہ محمودی اور تحقیق مزید وغیرہا میں یزید خبیث کو امام برحق قرار دے کر نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کو باغی، فتنہ پرور، فسادی اور واجب القتل قرار دے کر اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیا ہے اور حیرت ہے کہ بہت سے اکابر دیوبندی علماء نے رشید ابن رشید پر تقریظیں لکھی ہیں جو کہ رشید ابن رشید میں چھپ چکی ہیں۔

حدیث بالا کی رو سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی محبت مسلمانوں پر لازم کر دی گئی ہے جسکا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان حضرت امام حسین علیہ السلام کے یزید کے خلاف اقدام کو جہادی اور ایمانی اقدام قرار دیں اور یزید پلید کے مقابلہ میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے غلاموں میں شامل رہیں تاکہ سعادات دارین سے بہرہ ور ہو سکیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین!!!

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

تیشۂ خلیل:

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو نمرود کا دور تھا اور بت پرستی کا بڑا زور تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک دن بت پرستوں سے فرمانے لگے کہ یہ تمہاری کیا حرکت ہے کہ ان مورتیوں کے آگے جھکے رہتے ہو۔ یہ تو پرستش کے لائق نہیں۔ پرستش کے لائق تو صرف ایک اللہ ہے۔

وہ لوگ بولے: ہمارے تو باپ دادا بھی انہی مورتیوں کی پوجا کرتے چلے آئے ہیں، مگر آج تم ایک ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہو۔ جو ان کی پوجا سے روکنے لگے ہو۔

آپ نے فرمایا: تم اور تمہارے باپ دادا سب گمراہ ہیں۔ حق بات یہی ہے جو میں کہتا ہوں کہ تمہارا اور زمین و آسمان سب کا رب وہ ہے جس نے ان سب کو پیدا فرمایا اور سن لو! میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے ان بتوں کو میں سمجھ لوں گا۔

چنانچہ ایک دن جب کہ بت پرست اپنے سالانہ میلہ پر باہر جنگل میں گئے ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بت خانے میں تشریف لے گئے اور اپنے تیشہ سے سارے بت توڑ پھوڑ ڈالے اور جو بڑا بت تھا اسے نہ توڑا اور اپنا تیشہ اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ اس خیال سے کہ بت پرست جب یہاں آئیں تو اپنے بتوں کا یہ حال دیکھ کر شاید اس بڑے بت سے پوچھیں کہ ان چھوٹے بتوں کو یہ کون توڑ گیا ہے؟ اور یہ تیشہ تیرے کندھے پر کیوں رکھا ہے؟ اور انہیں ان کا عجز ظاہر ہو اور ہوش میں آئیں کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے۔

چنانچہ جب وہ لوگ میلہ سے واپس آئے اور اپنے بت خانہ میں پہنچے تو اپنے معبودوں کا یہ حال دیکھ کر کوئی ادھر ٹوٹا ہوا پڑا ہے کسی کا ہاتھ نہیں تو کسی کی ناک سلامت نہیں۔ کسی کی گردن نہیں تو کسی کی ٹانگیں ہی غائب ہیں۔ بڑے حیران ہوئے اور بولے کہ کس ظالم نے ہمارے ان معبودوں کا یہ حشر کیا ہے؟

پھر یہ خبر نمرود اور اس کے امراء کو پہنچی اور سرکاری طور پر اس کی تحقیق ہونے لگی۔ تو لوگوں نے بتایا کہ ابراہیم ان بتوں کے خلاف بہت کچھ کہتے رہتے ہیں۔ یہ انہیں کا کام معلوم ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم کو بلایا گیا اور آپ سے پوچھا گیا کہ اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا؟

آپ نے فرمایا: وہ بڑا بت، جس کے کندھے پر تیشہ ہے، اس صورت میں تو یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ اسی کا کام ہے تو پھر مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ اسی سے پوچھ لو نا کہ یہ کام کس نے کیا!

وہ بولے مگر وہ تو بول نہیں سکتے!

marfat.com

اس موقعہ پر حضرت ابراہیم جلال میں آ گئے اور فرمایا جب تم خود مانتے ہو کہ وہ بول نہیں سکتے تو پھر تف ہے تم بے عقلوں پر اور ان بتوں پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔

(قرآن مجید، پار:17)

سبق: خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجنا شرک ہے اور قرآن میں جہاں من دون الله یعنی ''اللہ کے سوا'' کا لفظ آیا ہے۔ وہاں یہی بت مراد ہیں نہ کہ انبیاء و اولیاء اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان پر ''تف'' فرمار ہے ہیں تو اگر ان سے مراد انبیاء اولیاء ہوں تو حضرت ابراہیم ایسا کیوں فرماتے۔

خلیل و نمرود کا مناظرہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب نمرود کو خدا پرستی کی دعوت دی تو نمرود اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میں حسب ذیل مناظرہ ہوا۔

= نمرود: تمہارا رب کون ہے جس کی پرستش کی تم مجھے دعوت دیتے ہو؟

☆ حضرت خلیل علیہ السلام: میرا رب وہ ہے جو زندہ بھی کر دیتا ہے اور مار بھی ڈالتا ہے۔

= نمرود: یہ بات تو میرے اندر بھی موجود ہے لو ابھی دیکھو میں تجھے زندہ بھی کر کے دکھاتا ہوں اور مار کر بھی۔ یہ کہہ کر نمرود نے دو شخصوں کو بلایا ان میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا اور ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا دیکھ لو ایک کو میں نے مار ڈالا اور ایک کو گرفتار کر کے چھوڑ دیا۔ گویا اسے زندہ کر دیا نمرود کی یہ احمقانہ بات دیکھ کر حضرت خلیل علیہ السلام نے ایک دوسری مناظرانہ گفتگو فرمائی اور فرمایا:

☆ حضرت خلیل علیہ السلام: میرا رب سورج کو مشرق کی طرف سے لاتا ہے تجھ میں اگر کچھ طاقت ہے تو تو مغرب کی طرف سے لا کر دکھا۔ یہ بات سن کر نمرود کے ہوش اڑ گئے اور لاجواب ہو گیا۔ (قرآن مجید، پارہ:3۔)

سبق: جھوٹے دعوے کا انجام ذلت و رسوائی ہے، اور کافر انتہائی احمق ہوتا ہے۔

آتشکدہ نمرود

نمرود ملعون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جب مناظرہ میں شکست کھائی تو اور تو کچھ نہ کر سکا۔ حضرت کا جانی دشمن بن گیا اور آپ کو قید کر لیا اور پھر ایک بہت بڑی چار دیواری تیار کی، اور اس میں مہینہ بھر تک قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں اڑنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (گوپھن) تیار کر کے کھڑی کی اور حضرت ابراہیم کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر اس وقت یہ کلمہ جاری تھا حسبی الله و نعم الوکیل ادھر نمرود نے آپ کو آگ میں پھینکا اور ادھر اللہ نے آگ کو حکم فرمایا: اے آگ خبردار! ہمارے خلیل کو مت جلانا تو ہمارے ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا گھر بن جا۔ چنانچہ وہ آگ حضرت ابراہیم کیلئے باغ و بہار بن گئی اور نمرود کی ساری کوشش بے کار چلی گئی۔

(قرآن کریم پارہ:17، و تفسیر خزائن العرفان صفحہ:463)

سبق: اللہ والوں کو دشمن ہمیشہ تنگ کرتے رہے لیکن اللہ والوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور خود ہی ذلیل ہوتے رہے۔

خلیل و جبریل

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو نمرود نے جب

آگ میں پھینکنا چاہا تو جبریل حاضر ہوئے اور عرض کیا، حضور! اللہ سے کہیے وہ آپ کو اس آتشکدہ سے بچالے۔ آپ نے فرمایا: اپنے جسم کیلئے اتنی بلند و بالا پاک ہستی سے یہ معمولی سا سوال کروں؟ جبریل نے عرض کیا: تو اپنے دل کے بچانے کیلئے اس سے کہیے۔ فرمایا: یہ دل اسی کیلئے ہے، وہ اپنی چیز سے جو چاہے سلوک کرے۔ جبریل نے عرض کیا: حضور! اتنی بڑی تیز آگ سے آپ کیوں نہیں ڈرتے؟ فرمایا:

اے جبریل! یہ آگ کس نے جلائی؟

جبریل نے جواب دیا: نمرود نے!

فرمایا: نمرود کے دل میں یہ بات کس نے ڈالی؟

جبریل نے جواب دیا: رب جلیل نے!

خلیل علیہ اسلام نے فرمایا: تو پھر ادھر حکم جلیل ہے تو ادھر رضائے خلیل ہے (نزہۃ المجالس، جلد:4، صفحہ:204)

سبق: اللہ والے ہمیشہ اللہ کی رضا میں راضی رہتے ہیں۔

جبریل کی مشقت

حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ جبریل سے پوچھا: اے جبریل کبھی تجھے آسمان سے مشقت کے ساتھ بڑی جلدی اور فوراً بھی زمین پر اترنا پڑا ہے؟ جبریل نے جواب دیا: ہاں یارسول اللہ! چار مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ مجھے فی الفور بڑی سرعت کے ساتھ زمین پر اترنا پڑا۔

حضور نے فرمایا: وہ چار مرتبہ کس کس موقعہ پر؟

جبریل نے عرض کیا:

1۔ ایک تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو میں اس وقت عرش الٰہی کے نیچے تھا۔ مجھے حکم الٰہی ہوا کہ جبریل! خلیل کے آگ میں پہنچنے سے پہلے پہلے فوراً میرے خلیل کے پاس پہنچو۔ چنانچہ میں بڑی سرعت کے ساتھ فوراً ہی حضرت خلیل کے پاس پہنچا۔

2۔ دوسری بار جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن اطہر پر چھری رکھ دی گئی تو مجھے حکم ہوا کہ چھری چلنے سے پہلے ہی زمین پر پہنچوں اور چھری کو الٹا دوں۔ چنانچہ میں چھری کے چلنے سے پہلے ہی زمین پر پہنچ گیا اور چھری کو چلنے نہ دیا۔

3۔ تیسری مرتبہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنویں میں گرایا تو مجھے حکم ہوا کہ میں یوسف علیہ السلام کے کنویں کی تہ تک پہنچنے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچوں اور کنوئیں سے ایک پتھر نکال کر حضرت یوسف کو اس پتھر پر آرام سے بٹھادوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا

4۔ اور چوتھی مرتبہ یارسول اللہ جب کہ کافروں نے حضور کا دندان مبارک شہید کیا تو مجھے حکم الٰہی ہوا کہ میں فوراً زمین پر پہنچوں اور حضور کے دندان مبارک کا خون مبارک زمین پر نہ گرنے دوں اور زمین پر گرنے سے پہلے ہی وہ خون مبارک اپنے ہاتھوں پر لے لوں۔ یارسول اللہ! خدا نے مجھے فرمایا تھا۔ جبریل! اگر میرے محبوب کا یہ خون زمین پر گر گیا تو قیامت تک زمین میں سے نہ کوئی سبزی اگے گی اور نہ کوئی درخت، چنانچہ میں بڑی سرعت کے ساتھ زمین پر پہنچا اور حضور کے خون مبارک کو اپنے ہاتھ پر لے لیا۔

(تفسیر روح البیان، جلد:3، صفحہ:411)

سبق: انبیاء کرام علیہم السلام کی بہت بڑی بلند شان ہے کہ جبریل امین بھی ان کا خادم ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کروڑوں، پدموں میل کا طویل سفر اللہ والے پل بھر میں طے کر لیتے ہیں۔

marfat.com

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

نکاح اور والدین کی اجازت

سوال:

کیا والدین کی اجازت کے بغیر لڑکی اپنا نکاح کر سکتی ہے؟ برائے مہربانی شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں؟

السائل: مہر محمد اقبال، برطانیہ

جواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین الی یوم القیامۃ والدین.

والد وغیرہ کیلئے شرعی حکم یہ ہے کہ وہ اولاد سے مشورہ کر کے جہاں اولاد کی رضامندی ہو وہاں ان کا نکاح کریں، ان کی پسند ناپسند کا لحاظ رکھیں۔

اسی طرح اولاد کیلئے باپ، دادا یا دوسرے بزرگوں کے مشورے واجازت کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اور اولاد خود یا لوگوں کے تعاون سے انکی رضامندی حاصل کر کے نکاح کرے تو درستگی اسی میں ہے۔

تاہم اگر والدین اولاد کی ناپسند جگہ پر زبردستی نکاح کرنا چاہیں تو اولاد جو عاقل، بالغ ہو، مرد ہو یا عورت، جنس مخالف سے باہمی رضامندی کیساتھ نکاح کرلے تو یہ نکاح نافذ ہو جاتا ہے۔ جبکہ عورت کفو (ہم پلہ مرد) سے کرے۔

دلائل ملاحظہ فرمائیں:

قرآن مجید سے:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهٗ."

ترجمہ: "یہاں تک کہ وہ عورت کسی اور مرد سے نکاح نہ کرلے۔" (1)

قرآن پاک کے اس ارشاد میں نکاح کرنے کی نسبت عورت کی طرف کی گئی ہے، جس سے واضح ہو رہا ہے کہ عورت کا اپنا کیا ہوا نکاح نافذ ہو جاتا ہے۔

☆ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف." (2)

ترجمہ: "(عورتوں کے ولیو!) عورتوں کو اپنے

حوالہ 1: "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 230.

حوالہ 2: "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 232.

marfat.com

(مجوزہ) خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مت روکو! جب کہ وہ آپس میں شریعت کے موافق رضامند ہوں۔"

☆ ایک اور جگہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف."

ترجمہ: "تو اے ولیو! تم پر کوئی گناہ نہیں اس کام میں جو وہ عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شریعت کریں۔" (3)

حدیث طیبہ سے:

☆ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث مرفوع روایت کرتے ہیں کہ

"ان رسول اللہ ﷺ رد نکاح بکر وثیب انکحھما ابوھما وھما کارھتان."

ترجمہ: "بیشک رسول اللہ ﷺ نے باکرہ (غیر شادی شدہ) لڑکی اور ثیبہ (جسکی ایک بار شادی ہو چکی ہو) کے نکاح کو رد فرمادیا، جو ان کے باپ نے کیا تھا اور وہ دونوں اسے ناپسند کرتی تھیں۔" (4،5)

جب والد کا زبردستی کیا ہوا نکاح رد وباطل ہو گیا تو دوسرا نکاح جو لڑکی کی رضا سے ہوا، صحیح ٹھہرا۔

☆ "صحیح مسلم" میں امام مسلم بن حجاج القشیری نے......
"سنن ابوداؤد" میں امام سلیمان بن اشعث السجستانی نے......
"جامع ترمذی" میں امام محمد بن عیسیٰ ترمذی نے......
"سنن نسائی" میں امام احمد بن شعیب النسائی نے......
"موطا" میں امام مالک بن انس مدنی نے......
"سنن دارمی" میں امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے......
"صحیح ابن حبان" میں امام محمد بن حبان بن احمد نے......
"مسند احمد" میں امام احمد بن حنبل الشیبانی نے......
"سنن" میں امام سعید بن منصور الخراسانی المکی نے......
"مصنف" میں امام ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی نے......
"سنن بیہقی کبریٰ" میں امام ابو بکر احمد بن حسین نے......
"سنن دارقطنی" میں امام علی بن عمر البغدادی نے...... روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"الایم احق بنفسھا من ولیھا."

ترجمہ: "ایم (جس کا خاوند نہ ہو، یعنی کنواری ہو یا بیوہ) اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے۔" (6)

☆ ایک اور حدیث مبارک میں ہے:

"عن القاسم بن محمد ان عائشۃ انکحت حفصۃ ابنۃ عبد الرحمن بن ابی بکر المنذر بن الزبیر وعبد الرحمن غائب."

ترجمہ: "قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے عبدالرحمٰن بن ابو بکر کی بیٹی حفصہ کا نکاح ان کی غیر موجودگی میں منذر بن زبیر سے کر دیا۔"

تو ثابت ہوا کہ ولی (باپ، دادا وغیرہ) کی اجازت کے بغیر لڑکی کا نکاح منعقد ہو سکتا ہے (جبکہ لڑکی

حوالہ3: "القرآن الکریم" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 234.
حوالہ4: "سنن بیہقی کبریٰ" کتاب النکاح، باب ما جاء فی انکاح الاباء الابکار، جز: 10 صفحہ: 313، حدیث: 13970.
حوالہ5: "المعجم الصغیر" امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی المتوفیٰ 360ھ، کتاب المیم، باب من اسمی مسلم، جز نمبر 1، صفحہ نمبر 451، حدیث نمبر 1100.
حوالہ6: "صحیح مسلم" کتاب النکاح، استئذان الثیب الخ، حدیث نمبر 2545.
حوالہ7: "مصنف ابن ابی شیبہ" المتوفی 235ھ، جز نمبر 3، صفحہ نمبر 457.

marfat.com

عاقل، بالغ، ہو اور کفو سے نکاح کرے)۔ امیر المؤمنین حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

لیکن اگر لڑکی ''غیر کفو'' یعنی جو اس کے ہم پلہ نہ ہو، سے نکاح کرلے تو اس لڑکی کے ولی عدالت سے ایسا نکاح فسخ کرواسکتے ہیں۔ (9،8)

جبکہ نابالغ لڑکی اپنے ولی یعنی باپ یا دادا وغیرہ کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی۔ حدیث پاک ہے:

''لانکاح الا بولی.''

ترجمہ: ''ولی (کی اجازت) کے بغیر نکاح نہیں''

آئمہ اسلام نے اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کو نابالغہ پر محمول کیا ہے کہ نابالغ لڑکی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی۔

نیز یہ اور اس جیسی دیگر احادیث کو لونڈی پر بھی محمول کیا گیا ہے اور مجنونہ پر بھی محمول کیا گیا ہے۔

اور اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کردہ ان احادیث کا یہ مفہوم لے کہ باپ وغیرہ کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، باطل ہوجاتا ہے، تو یہ مفہوم قرآن مجید کے بھی خلاف ہوگا اور حضرت عائشہ کے عمل کے بھی خلاف ہوگا، لہذا یہ مفہوم لینا صحیح نہیں۔

درج بالا دلائل سے سوال کا جواب مکمل ہوگیا۔ لیکن یاد رکھیں کہ والدین یا بزرگ اولاد کی رضامندی سے جو نکاح کرتے ہیں بہتر وہی ہے۔ دوسری صورت میں عموماً معاشرتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

عقیقہ کے مسائل

سوال:

عقیقہ کے متعلق رہنمائی فرمائیں۔ اکرم، شادیوال

جواب:

بچہ پیدا ہونے کے شکر میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ یہ مستحب ہے۔

اس کیلئے ساتواں دن بہتر ہے، اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب میسر ہو کریں سنت ادا ہوجائے گی۔

لڑکے کیلئے دو بکرے اور لڑکی کیلئے ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے اس کے برعکس میں بھی حرج نہیں بلکہ اگر دو نہ ہوسکیں تو لڑکے میں صرف ایک بکرا کرنے میں بھی حرج نہیں۔

اگر گائے بھینس ذبح کریں تو لڑکے کیلئے دو حصہ اور لڑکی کیلئے ایک حصہ کافی ہے۔ قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے۔ عقیقہ کے جانور کیلئے بھی وہیں شرطیں ہیں جو قربانی کے جانور کیلئے ہیں۔

عقیقہ کا گوشت فقیروں اور عزیزوں اور دوستوں کو کچا تقسیم کردیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا بطور ضیافت و دعوت کھلایا جائے سب صورتیں جائز ہیں۔

نیک فالی کیلئے ہڈیاں نہ توڑیں تو بہتر ہے اور توڑنا بھی ناجائز نہیں۔ گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

عقیقہ کا گوشت ماں باپ دادا دادی وغیرہ سب کھاسکتے ہیں۔ عقیقہ کی کھال کا حکم قربانی کی کھال والا ہے

حوالہ 8: ''مبسوط سرخسی'' کتاب النکاح، باب النکاح بغیر ولی، جز نمبر 5، صفحہ نمبر 10.

حوالہ 9: ''المختصر للقدوری'' کتاب النکاح، باب الکفائت، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی۔

marfat.com

یک وقت تینوں طلاق کے نفاذ والی حدیث ابوداؤد

سوال:

یک وقت تین طلاقوں کو نبی ﷺ نے نافذ فرمایا، اس حدیث ابوداؤد کے راویوں کے احوال بتادیں؟

جواب:

یک وقت تین طلاقیں دینا شرعاً ناپسند ہے، لیکن تینوں یک وقت دیدی جائیں تو نافذ ہو جاتی ہیں۔ جیسے بیگناہ کو قتل کرنا ممنوع، لیکن کوئی یہ قبیح کام کردے تو قتل تو ہو جائیگا۔

یک وقت تینوں طلاقوں کے نافذ ہونے پر قرآن مجید، صحیحین، ودیگر کتب حدیث میں درجنوں دلائل موجود ہیں، فی الوقت سنن ابوداؤد شریف کی ایک مرفوع متصل روایت پیش کی جاتی ہے:

"حدثنا احمد بن عمرو بن السرح حدثنا ابن وهب عن عياض بن عبد الله الفهرى وغيره "عن ابن شهاب عن سهل بن سعد فى هذا الخبر قال فطلقها ثلٰث تطليقات عند رسول الله ﷺ فَاَنْفَذَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ."

ترجمہ: "ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور عورت کو تین طلاقیں دے دیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں نافذ فرمایا۔"

راوی اور ان کے حالات

1۔ سہل بن سعد

الاسم: سہل بن سعد بن مالک۔ **الطبقۃ:** صحابی۔ **النسب:** الساعدی الانصاری۔ **الکنیۃ:** ابوالعباس۔ **بلد الاقامۃ:** مدینۃ۔ **بلد الوفات:** مدینۃ۔ **تاریخ الوفاۃ:** 88ھ۔

شیوخ: عبداللہ بن مسعود، عاصم بن عدی، ابی بن کعب بن قیس

تلامذہ: بکر بن سوادہ، سلمہ بن دینار، نافع بن جبیر وغیرہم

آپ صحابہ میں سے ہیں اور ارشاد نبوی ہے: اصحابی کلھم عدول

2۔ ابن شہاب

الاسم: محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب۔ **الطبقۃ:** دون وسطی التابعین۔ **النسب:** القرشی الزہری۔ **الکنیۃ:** ابو بکر۔ **بلد الاقامۃ:** مدینۃ۔ **تاریخ الوفاۃ:** 124ھ۔

شیوخ: الحسن بن محمد بن علی، زید بن ثابت بن ضحاک وغیرہم

تلامذہ: حارث بن فضیل، حفص بن حسان، سلیمان بن کثیر

جرح وتعدیل: امام موسیٰ بن اسماعیل، حضر عمرو بن دینار، اور امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز نے سنۃ کا بہت بڑا عالم قرار دیا۔

3۔ عیاض

الاسم: عیاض بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن۔ **الطبقۃ:** کبار التباع۔ **النسب:** الفہری المدنی۔ **بلد الاقامۃ:** مرو۔

شیوخ: ابراہیم بن عبید، محمد بن مسلم، مخرمۃ بن سلیمان وغیرہم

تلامذہ: عبداللہ بن وہب بن مسلم

جرح وتعدیل: امام ابن حبان اور امام الذہبی نے توثیق کی۔

4۔ ابن وھب

الاسم: عبد اللہ بن وہب بن مسلم۔ **الطبقۃ:** الصغریٰ من الاتباع۔ **النسب:** القرشی۔ **الکنیۃ:** ابو محمد۔ **بلد الاقامۃ:** مرو۔ **بلد الوفات:** مرو۔ **تاریخ الوفاۃ:** 197ھ۔

شیوخ: ابراہیم بن سعد، اسامۃ بن زید، مالک بن انس وغیرہم

تلامذہ: ابراہیم بن منذر، احمد بن سعید بن بشر، حجاج بن ابراہیم

جرح وتعدیل: امام احمد بن حنبل نے فرمایا: صحیح فی الحدیث، امام یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا، امام الخلال نے کہا ثقہ متفق علیہ

5۔ احمد بن عمرو

الاسم: احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن السرح۔ **الطبقۃ:** کبار تبع الاتباع۔ **النسب:** الاموی۔ **الکنیۃ:** ابو طاہر۔ **بلد القامۃ:** مرو۔ **تاریخ الوفاۃ:** 250ھ۔

شیوخ: ایوب بن سوید، بشر بن بکر، سفیان بن عیینۃ، وغیرہم

تلامذہ: احد شیوخ الامام مسلم، امام نسائی، امام ابوداؤد، وابن ماجہ

جرح وتعدیل: امام نسائی، امام ابن حبان، اور امام مسلمہ بن قاسم نے ثقہ قرار دیا۔

حوالہ 10: "سنن ابوداؤد" کتاب الطلاق، باب فی اللعان، حدیث نمبر 1918، جلد نمبر 1، صفحہ: 206، کراچی۔

maktabah.org

دانشِ حجاز

اقوالِ زریں اور تبصروں سے مزین ہر ماہ یہ سے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

دل کی اصلاح!

علماء نے کہا کہ دل کی اصلاح نو چیزوں میں ہے:

☆ تدبر اور تفکر کے ساتھ قرآن پڑھنا اور صحیح احادیث میں غور و فکر کرنا۔

☆ کم کھانا۔

☆ رات کو قیام کرنا اور اسے عبادت میں گزارنا۔

☆ آہِ سحر گاہی۔

☆ نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا۔

☆ فضول اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرنا۔

☆ جاہل اور بیوقوف لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنا

☆ بیہودہ باتوں میں لوگوں کے ساتھ مشغول نہ ہونا

☆ حلال کھانا اور یہ (اس مسئلہ میں) بنیاد ہے۔ یہ دل کو روشن کرتا ہے اور اس کی اصلاح کرتا ہے جبکہ حرام اور مشکوک کھانا دل کو زنگ آلود، تاریک اور سخت کرتا ہے اور دعا کی قبولیت میں مانع ہوتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے حواریوں کو نصیحت

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں (صحابہ) سے فرمایا:

☆ ''دین کی سلامتی کے ساتھ دنیا کی ذلت پر راضی ہو جاؤ! جیسے اہلِ دنیا، دنیا کی سلامتی کے ساتھ دین کی کمزوری پر راضی ہو گئے ہیں۔''

(ارشاد العباد، صفحہ:9)

تبصرہ:

اہل دین کو اپنے مشن کیلئے اہلِ دنیا سے کہیں زیادہ ثابت قدم اور مخلص ہونا چاہئے، لیکن بظاہر صورت حال اس کے خلاف جا رہی ہے، اہل دنیا اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں اور اس دنیاء والوں کیلئے ہر طرح کی قربانی دے رہے ہیں جبکہ اہل دین تذبذب کا شکار ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس صورت حال کا تجزیہ بہت خوب کیا ہے، فرماتے ہیں۔

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
اور بت کدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

پہلے اہل دین مقتدا اور پیشوا ہوا کرتے تھے اور اہل دنیا انکے پیچھے پھرتے تھے اور اسے سعادت مندی بھی سمجھتے تھے، شاہی درباروں میں درویشوں کی بے نیازی کے چرچے تھے لیکن حالات نے ایسا پلٹا کھایا ہے کہ اب اہل دنیا کی ناز برداریاں ہو رہی ہیں اور اہل دین نیاز مندوں کی صف میں

marfat.com

کھڑے ہیں۔

بدنام زمانہ سمگلروں، ٹیکس چوروں اور شراب فروشوں کو محافل نعت اور دیگر پروگراموں میں سٹیجوں پر بٹھایا جاتا ہے بلکہ صدارتیں دی جاتی ہیں اور ان کے حضور سپاس نامے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کی ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر بڑے بڑوں کی رالیں ٹپکتی ہیں۔ یعنی دنیا کو چھوڑا تو ہے لیکن اس کی جدائی بہت ستاتی ہے۔

جس مجلس میں تین چیزیں ہوں وہ رحمت سے محروم ہوتی ہیں

حاتم زاہد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جس مجلس میں تین چیزیں ہوں وہ رحمت سے محروم ہوتی ہیں:

- ☆ دنیا کا ذکر۔
- ☆ ہنسی اور بے ہودہ مذاق۔
- ☆ لوگوں کی غیبت۔

(ارشاد العباد، صفحہ:165)

اگر تین کام نہیں کرسکتا تو تین (دوسرے) ضرور کر

حکماء نے کہا کہ اگر تو تین کام نہیں کر سکتا تو تین (دوسرے) ضرور کر:

- ☆ اگر نیکی نہیں کر سکتا تو کم از کم برائی سے تو رک جا۔
- ☆ اگر لوگوں کو نفع نہیں پہنچا سکتا تو انہیں نقصان تو نہ پہنچا۔
- ☆ اور اگر روزہ نہیں رکھ سکتا تو لوگوں کے گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) سے تو رک جا

(ارشاد العباد، صفحہ:166)

ہم مہمان ہیں اور ہمارے مال پرائی چیز ہیں

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر آدمی یہاں مہمان ہے اور اس کا مال و اسباب مانگی ہوئی چیز ہے، پس مہمان نے واپس جانا ہے اور مانگی ہوئی چیز واپس کرنی ہے۔

ہمارا مال اور اہل و عیال امانتیں ہیں اور امانتیں ایک دن ضرور لوٹائی جائیں گی۔

(ارشاد العباد، صفحہ: 10)

تبصرہ:

اس دنیا میں ہم چند روزہ مہمان ہیں اور ہمارا اصل گھر آخرت ہے، اس دنیا کا ساز و سامان ہمیں اسی انداز میں استعمال کرنا چاہئے جیسے مہمان، میزبان کا گھر اور اشیاء عارضی طور پر استعمال کرتا ہے، ہم نے کبھی ایسا نہیں سنا کہ مہمان نے میزبان کے گھر پر قبضہ جمالیا ہوا اور اس کے ساز و سامان کا مالک بن بیٹھا ہو، مہمان کو جلد یا بدیر میزبان کا گھر چھوڑنا پڑتا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ اپنے اصلی گھر (آخرت) کو بھول چکے ہیں اور مہمان خانے (دنیا) پر فریفتہ ہو رہے ہیں اور اسی کو اپنا گھر سمجھ رہے ہیں، اسے نادانی کے سوا کیا نام دیا جا سکتا ہے۔

پنجابی میں ایسے موقع پر ایک ضرب مثل کہی جاتی ہے۔ "اگ لین آئی تے گھر دی سین بن بیٹھی"

دل اور زبان سب سے بہترین بھی اور سب سے بدترین بھی

کہا گیا ہے کہ لقمان ایک حبشی غلام تھے، ان کے آقا نے انہیں ایک بکری دی اور کہا کہ اسے ذبح کرد

marfat.com

اور اس میں سے گوشت کے دو بہترین ٹکڑے میرے پاس لے آؤ، وہ دل اور زبان لے آئے۔

کچھ دن بعد مالک نے ایک اور بکری دی اور کہا کہ اسے ذبح کرو اور اس کے گوشت میں سے دو بدترین ٹکڑے میرے پاس لے آؤ، وہ پھر دل اور زبان لے آئے۔ مالک نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا:

اگر سنور جائیں تو یہی دو سب سے اچھے ہیں اور اگر بگڑ جائیں تو یہی سب سے بدترین ہیں۔

(ارشاد العباد، صفحہ:116)

تبصرہ:

انسانی جسم ایک چھوٹی سی سلطنت ہے اور اس سلطنت کا بادشاہ اور حکمران دل ہے۔ پوری سلطنت کا نظام بادشاہ کے گرد گھومتا ہے، جو نظریہ، سوچ اور مزاج بادشاہ کا ہوگا وہی رعایا کا بھی ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے وہ سنور جائے تو پورا جسم سنور جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:

''الا وھی القلب.

ترجمہ: ''وہ دل ہے۔''

زبان بھی انسانی اعضاء میں اسی اہمیت کی حامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ہر روز صبح سارے اعضاء جسمانی زبان کو کہتے ہیں کہ ہمارے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہنا اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہمارا بھی یہی حال ہوگا، یعنی ہماری اصلاح اور بگاڑ تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔ تو ٹھیک رہی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اور تو راستے سے ہٹ گئی تو ہم بھی تیرے ساتھ جائیں گے۔''

اللہ تین قسم کے آدمیوں سے نفرت اور ان میں سے تین سے بہت نفرت کرتا ہے

اللہ رب العالمین تین قسم کے آدمیوں سے نفرت کرتا ہے اور ان میں سے تین سے بہت زیادہ نفرت کرتا ہے:

☆ اللہ تعالیٰ فاسقوں سے نفرت کرتا ہے لیکن بوڑھے فاسق سے بہت زیادہ نفرت کرتا ہے۔

(کیونکہ بڑھاپا ذہنی پختگی کا دور ہوتا ہے اور اس میں شہوانی قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں لہٰذا اس عمر میں فسق بہت قابل نفرت ہے۔)

☆ بخیلوں سے نفرت کرتا ہے لیکن مالدار بخل کرے تو اس سے بہت زیادہ نفرت کرتا ہے۔

(کیونکہ مال و دولت کی کثرت سخاوت کا فطری سبب ہے۔)

☆ تکبر کرنے والوں سے نفرت کرتا ہے لیکن فقیر اگر تکبر کرے تو اس سے بہت زیادہ نفرت کرتا ہے۔

(مال و دولت اور عہدہ و اقتدار تکبر کا سبب ہیں جبکہ فقر عاجزی پیدا کرتا ہے لہٰذا فقر اور تکبر کا کوئی جوڑ نہیں بنتا)

(ارشاد العباد، صفحہ: 184)

marfat.com

دوسری اور آخری قسط

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مولانا غلام مرتضیٰ ساقی

محبوب خدا، حضرت رسول مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے منسوب ہونے والی ہر چیز ممتاز اور منفرد ہو جاتی ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد حرام میں حجر اسود کے قریب آئے، بوسہ لے کر فرمانے لگے:

"اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَّاتَضُرُّ وَلَاتَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَأَیْتُ النَّبِیَّ یُقَبِّلُکَ مَاقَبَّلْتُکَ."

ترجمہ: "بے شک میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے۔ تو نہ نقصان دیتا ہے اور نہ نفع اور اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔" (بخاری)

معلوم ہوا جس چیز کی نسبت محبوب دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہو جائے، وہ نفع دیتی ہے اور اُس میں برکت آ جاتی ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نسبت محبوب سے اتنا پیار تھا کہ دن رات بارگاہِ خداوندی میں شہر محبوب میں موت کی دعائیں مانگا کرتے۔ عرض کرتے:

"اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ."

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں مقام شہادت عطافرما! اور اپنے رسول کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت عطافرما!" (بخاری)

شہر مدینہ تو محبوب کی جائے سکونت ہے خدا تو اُس محبوب کے مبارک تلوؤں سے لگنے والی مٹی کی بھی قسمیں اُٹھاتا ہے۔ اگر محبوب کے قدم سے مس ہونے والی جگہ کا یہ مقام ہے تو محبوب کے بدن سے مس ہونے والی جگہ (گنبد خضراء) کا مقام کیا ہو گا، وہ کس قدر عظمتوں اور برکتوں کا حامل ہو گا؟

نبی غیب داں، مخبر صادق، حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی میں ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کی خبر دے دی تھی، اسی لئے آپ مقام شہادت کی دعائیں بھی مانگتے رہے۔ بالآخر آپ کو خدا نے اس بلند مقام پر سرفراز فرمایا۔ ابولولو مجوسی نے خنجر کے ساتھ آپ کو زخمی کیا، زخم بہت گہرا تھا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ وفات سے قبل دیگر وصایا کے علاوہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ جاؤ! اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کرو!

"یَسْتَاْذِنُ عُمَرُ اَنْ یُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیْہِ."

ترجمہ: "عمر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔" (تاریخ الخلفاء)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں یہ عرض پیش کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ جگہ میں نے اپنے لئے سنبھال رکھی تھی لیکن میں عمر کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جاؤ! عمر سے

جا کر کہہ دینا کہ آپ کو وہاں دفن ہونے کی اجازت ہے۔
حضرت عبداللہ نے جب یہ خوشخبری حضرت عمر کو سنائی تو آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ آخر وقت آپ کو یہی حسرت تھی کہ کاش! مجھے محبوب کے دامن میں جگہ نصیب ہو جائے۔ جب آپ کی دلی آرزو پوری ہوئی تو آپ نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ گوہر مراد حاصل ہوا۔

قارئین کرام! ان چاروں واقعات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ محبوبان خدا کی طرف منسوب ہونے والی چیزوں کو مبارک اور متبرک سمجھنا، محبوب کی نسبت کا احترام کرنا، شہر مدینہ میں موت کی تمنا کرنا اور متبرک مقامات پر فوت شدگان کو دفن کرنا درست اور پسندیدہ ہے اور اِسکی مخالفت کرنا سراسر نادانی وجہالت ہے۔ اگر متبرک مقامات سے برکت حاصل کرنا شرک اور غلط ہوتا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرجہ بالا انداز ہرگز نہ اپناتے۔

علم غیب

مدینہ منورہ کے مبارک پہاڑوں میں اُحد پہاڑ ایک امتیازی شان کا حامل ہے۔ اِس پہاڑ کے متعلق سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

''اُحُدُ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہُ.''

ترجمہ: ''اُحد پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔'' (بخاری)

اس محبّ اور محبوب پہاڑ کی ایک دن قسمت جاگی۔ لامکاں کے مہماں، تاجدارِ مرسلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لیا اور اُس پہاڑ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔ اُحد پہاڑ نے جب اپنی پشت پر اِن مبارک ہستیوں کو جلوہ فرماد یکھا تو خوشی سے جھومنے لگا، اپنے مقدر پہ ناز کرنے لگا کہ جس محبوب کو عرش پر بلایا گیا تھا آج میری قسمت کا ستارہ بلند کرنے خود ہی تشریف لے آئے ہیں۔ پہاڑ جھوم رہا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے پاؤں مبارک سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا:

''اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ.''

ترجمہ: ''اُحد ٹھہر جا! کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔'' (بخاری)

تجھے یہ سعادت نصیب ہوئی ہے اور تو اِس شرف سے مشرف ہوا ہے کہ تجھ پر اللہ کا نبی، ابو بکر صدیق اور عمر وعثمان شہید تشریف فرما ہیں۔

اس مقام پر نبی غیب دان ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو شہید کہہ کر یہ واضح فرمایا کہ ان دونوں کو طبعی موت نہیں، شہادت کی موت نصیب ہوگی۔ اندازہ فرمائیں علم نبوی کا! کہ اِن دونوں حضرات نے اپنے اپنے دورِ خلافت میں شہید ہونا تھا لیکن آپ نے قبل از وقت ہی وہ خبر سنادی ہے۔

کہاں علم نبوی کی یہ وسعتیں اور کہاں بدمذاہب کا یہ کہنا کہ حضور کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، آپ تو کل کی بات سے بھی بے خبر ہیں۔ معاذ اللہ! دل لگتی کہیے! جو بے خبر ہو، کیا وہ بھی اتنے سالوں بعد ہونے والے واقعات کی خبریں دے دیتا ہے؟ نہیں! خبر وہی دے سکتا ہے جو حالات سے باخبر اور واقف ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، طالب ومطلوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دانائے کل غیوب بنا دیا ہے۔ تبھی تو حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے بھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ

حضور! غیب کا علم اور غیب کی باتیں تو صرف اللہ ہی جانتا ہے آپ نے عمر اور عثمان کو شہید کیسے کہہ دیا؟ ممکن ہے اِنہیں طبعی موت ہی نصیب ہو۔ تینوں صحابہ کرام کا خاموش رہنا اس بات پر پختہ دلیل ہے کہ اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور غیب پر مطلع ہیں اور وہ یہ تک جانتے ہیں کہ ان کے غلاموں کا خاتمہ کس حالت میں ہو گا۔ الحمد للہ! اہلسنت و جماعت بھی صحابہ کرام کے اسی نظریہ پر قائم ہیں، جبکہ مخالفین اس عقیدہ کو شرک قرار دیتے ہیں۔ اب سوچیں! یہ فتویٰ کس پر ہے؟

حضرت آدم علیہ السلام کا وسیلہ

انسان اول ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کو اُن کی لغزش کی وجہ سے جب زمین پر اُتارا گیا، آپ کو اِس پر سخت ندامت و پشیمانی ہوئی۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے رہے:

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ." (قرآن مجید، اعراف، آیت:93)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہونگے۔"

سالہا سال اسی طرح بیت گئے، کوئی مغفرت کی بشارت نہ ملی۔ آخر کار ایک دن زبان مبارک سے ایسے کلمات مبارکہ نکلے کہ رحمت خداوندی کو جوش آ گیا اور مغفرت کا مژدہ جانفزا ملا۔ وہ کلمات کونسے تھے؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"قَالَ یَارَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا غَفَرْتَ لِیْ."

ترجمہ: "(حضرت آدم علیہ السلام نے) عرض کیا: پروردگار! میں "محمد" ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔"

پھر کیا تھا پروردگار عالم نے پوچھا:

اے آدم! تم نے "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے جانا حالانکہ میں نے اُن کو ابھی پیدا نہیں کیا؟

حضرت آدم نے عرض کیا: میرے پروردگار! جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ عرش کے پایوں پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔ سو میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہو گا۔

مستدرک حاکم میں ہے خالق کائنات نے فرمایا:

"صَدَقْتَ یَاآدَمُ اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ اُدْعُنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْلَا مُحَمَّد مَاخَلَقْتُکَ."

ترجمہ: اے آدم تم نے سچ کہا وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور کیونکہ تم نے اُن کے وسیلے سے سوال کیا ہے، اسلئے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد ﷺ کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث دلائل النبوۃ بیہقی، معجم صغیر، الوفا ابن جوزی، مجمع الزوائد، الخصائص الکبریٰ، اور المواہب اللدنیہ مع الزرقانی میں بھی موجود ہے۔ دیوبندی اور وہابی حضرت کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حضرت عمر اور حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے اِس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"یہ دونوں حدیثیں احادیث صحیحہ کی تفسیر کے درجہ میں ہیں۔" (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۵۱/۲)

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ

☆ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حضور ﷺ کے

وسیلہ سے دعا مانگنا سب انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے دورِ مبارک سے شروع ہے۔

☆ ساری کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں معرضِ وجود میں آئی ہے۔ آپ نہ ہوتے تو حضرت آدم بھی نہ ہوتے۔ اور اگر حضرت آدم ابوالبشر نہ ہوتے تو انسانیت کہاں سے ہوتی؟

☆ اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی لکھنا بے ادبی، توہین اور شرک نہیں ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نام پاک کے ساتھ اپنے محبوب کا نام مبارک عرش کے پائے پر لکھا تھا۔

☆ جہاں ذکرِ خدا ہو، وہاں ذکرِ مصطفیٰ کا ہونا بھی درست ہے۔ جبھی تو خدائے بلند و برتر نے ''لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' بھی لکھا تھا۔

آداب رسالت وصال کے بعد بھی

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں کھڑا تھا کہ اچانک کسی آدمی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو سامنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا: اُٹھو! اور اِن دو آدمیوں کو میرے پاس بلالاؤ۔ آپ اُٹھے اور اُن دونوں کو آپ کی خدمت میں پیش کردیا۔ (وہ مسجد نبوی میں اپنی آوازوں کو بلند کررہے تھے۔) آپ نے ان سے فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''لَوْ کُنْتُمَا مِنْ اَھْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُکُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَکُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''اگر تم اسی علاقہ کے ہوتے تو میں ضرور تمھیں سزا دیتا۔ تم اللہ کے رسول ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو بلند کررہے تھے۔''

سبحان اللہ! نسبت مصطفوی کی وجہ سے آپکی مسجد کی اتنی تعظیم کی جارہی ہے۔ دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ تم مسجد نبوی میں حاضر ہو، اور بارگاہ نبوی میں پہنچ چکے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس بارگاہ میں اونچی آواز سے بولیں تو سارے اعمال اکارت جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ کا ادب ملحوظ خاطر رکھو! گویا اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظاہری لحاظ سے پردہ فرماگئے ہیں لیکن وصال کے بعد بھی آپکے آداب کو حسب سابق بجالایا جائے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی چیز پر مخلوق کا نام آجائے تو وہ شئے حرام نہیں ہوجاتی ورنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیوں فرماتے کہ اللہ کے رسول کی مسجد۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ گو مسجدیں سب اللہ کی ہیں لیکن خدا کی چیزوں پر مخلوق کا نام آسکتا ہے۔

مصطفیٰ کا بندہ

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب امارت وخلافت کا فریضہ سونپا گیا آپ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

''کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ۔''

(کنزالعمال - ازالۃ الخفاء)

ترجمہ: ''میں رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کیساتھ تھا اور میں آپ کا بندہ (عبدالمصطفیٰ) اور آپکا خادم تھا۔''

آپکے ان الفاظ مبارکہ سے واضح ہوا کہ عبدالرسول اور عبدالمصطفیٰ (حضور کا بندہ) کہلانا بھی جائز اور درست ہے، اسمیں شرک و کفر اور بدعت والی کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ یہاں عبد کے معنی خادم، غلام، اور نوکر کے ہیں۔

وصالِ نبوی کے بعد استغاثہ

ایک مرتبہ دورِ فاروقی میں سخت ابتلاء اور قحط کا وقت آ گیا۔ ایک صحابی (حضرت بلال بن حارث المزنی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے، قبر مبارک پر جا کر عرض کیا:

"یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ، التاریخ الکبیر للبخاری)

ترجمہ: "یا رسول اللہ! اپنی اُمت کیلئے بارش طلب فرمایئے وہ ہلاکت کے قریب پہنچ چکی ہے۔"

آپ اپنی عرض سنا کے واپس آ گئے رات کو حالت خواب میں ایک شخصیت جلوہ گر ہوئی اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ! اُسے میرا سلام کہنا اور ساتھ یہ خوشخبری دینا کہ تمہیں بارش مل جائے گی۔ وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں وہ سلام اور پیغام پہنچادیا۔"

امام ابن کثیر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وَھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ." (البدایة والنھایة)

ترجمہ: "یہ سند صحیح ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب یہ سلام اور پیغام پہنچا تو آپ نے اُس صحابی کو ڈانٹا نہیں کہ تم نے وصال کے بعد حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر استغاثہ کیوں کیا ہے؟ تو سیدھا خدا کی بارگاہ میں کیوں پیش نہیں ہوا؟ خدا کو چھوڑ کر مخلوق کے پاس اور وہ بھی وصال کے بعد! مشکلات اور مصائب کو دور کرانے کیلئے مخلوق سے استغاثہ کرنا تو شرک ہے۔ کوئی شیخ الحدیث حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے الفاظ و کلمات ہرگز ثابت نہیں کر سکتا۔

تو روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مشکلات کے وقت محبوبانِ خدا کو پکارنا، اُن کی قبور مقدسہ پہ جا کر استغاثہ کرنا، اُنہیں اپنی تکالیف و مصائب کیلئے عرض کرنا شرک و بدعت نہیں، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

طلاق ثلاثہ کا نفاذ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں تو آپ اُس کو مارتے تھے اور اُن کے درمیان علیحدگی کرادیتے تھے۔ (المصنف۔ سنن کبریٰ)

بیک وقت تین طلاقیں دینے والے کو سزا اِس لئے دیتے تھے کہ اس نے سنت و شریعت کے مقرر کردہ طریقہ کے خلاف طلاق دی ہے۔ اور میاں بیوی میں جدائی اس لئے کراتے تھے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں تین طلاقیں (خواہ وہ یکبارگی ہوں یا الگ الگ) کے بعد بیوی حرام ہو جاتی ہے۔ لیکن وہابی حضرات آج تک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں یہ رٹ لگائے ہوئے ہیں کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں، تین نہیں ایک ہوتی ہے۔

اب بتایئے! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانیں یا اُنکی جنہیں صحیح طریقہ سے حدیث بھی پڑھنی نہیں آتی۔ جبکہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرنے کا حکم تو خود تاجدارِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"فَاقْتَدُوْ بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ."

ترجمہ: "میرے بعد ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا۔" (جامع ترمذی)

marfat.com

ہم بھولوں کو یا محمد (ﷺ) ہرگز نہ بھول جانا !!!

عبدالحق ظفر چشتی کی دردمندانہ تحریر

راہِ صحرا تو دکھا دی اس نے اہلِ شوق کو
اور خود بیٹھا رہا محفل میں فرزانہ بنا

امتِ مسلمہ، امن و عافیت اور اُخوت و بھائی چارہ کے نام سے دنیا میں متعارف ہوئی۔ ذرا ذرا سی بات پر گردنیں کاٹ دینے والے ایک جان دو قالب ہو گئے...... شیر و شکر ہو گئے...... نصف زمین، نصف مکان، دو بیویوں میں سے ایک بیوی، دو گھروں میں سے ایک گھر، نصف نصف کاروبار...... غرض ہر وہ چیز جو انسان کو بہر طور پیاری ہوتی ہے معلم اُخوت و مروت ﷺ کے ایک اشارے پر بے سر و ساماں مہاجر بھائیوں کی خدمت میں پیش کر کے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا...... جاں بلب غلامانِ محمد نے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کی اور پانی کا ایک گھونٹ جو جاں کنی کے وقت ہزار نعمت سے زیادہ بھاری ہوتا ہے...... محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے دیوانے خود مرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں...... لیکن اپنے دوسرے مسلمان زخمی بھائی کی العطش العطش کی پکار برداشت نہ کر سکے اور وہ پانی کا گھونٹ اسے بھیج کر اور اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر کے جذبہ جاں نثاری کے انوکھے باب رقم کیے۔

وہی اُمتِ مسلمہ آج جس نکبت و تکدر کا شکار ہے، ایک حساس انسان اسے دیکھ کر تڑپ کر رہ جاتا ہے...... پہلے تو اُمتِ مسلمہ فرقوں میں بٹی...... پھر ہر فرقے کے نئے فرقے بننے لگے اور یہ سلسلہ اس قدر دراز ہوا کہ کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، بستی بستی بلکہ ہر گھر اور ہر گھر کا ہر فرد افتراق و انتشار کا شکار ہوا......

کوچہ کوچہ، قریہ قریہ میں سیاست بٹ گئی
گویا میرے شہر کے سب لوگ پاگل ہو گئے
ہر کسی کے ہاتھ میں صابر ہے نفرت کی چھری
کوچہ و بازار جیسے سارے مقتل ہو گئے

اُخوت و مروت اور بھائی چارے کا سبق دینے والے، خود انتشار کا شکار ہیں...... ”وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا“ کا خطبہ پڑھا جا رہا ہے اور بڑی سُر اور لے میں پڑھا جا رہا ہے...... اس موضوع پر تقریر ہے پھر اس موضوع پر ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالا جا رہا ہے...... نفرتوں کے بیج بوئے جا رہے ہیں...... ماحول میں کشید گی ارادۃً پیدا کی جا رہی ہے...... فریق ثانی کے خلاف زہر اُگلا جا رہا ہے...... اس سے جی نہ بھرا، تو الفاظ و حروف کے زہر میں بجھے ہوئے تیر چھوئے جانے لگے...... عوام کے جذبات مشتعل کئے جا رہے ہیں...... وَلَا تَفَرَّقُوْا کی گردان پڑھنے والا خود اسی دلدل میں گرتا جا رہا ہے...... اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ. پھر ایک دردمند شہری کڑھتا ہے کہ

متاعِ کارواں لٹنے کا کس کافر کو صدمہ ہے
ستم ہے لوٹنے والوں میں تیرا نام آیا ہے

سیاستدان اُلجھے...... وکلاء بپھرے...... اسمبلیوں میں کرسیاں ٹوٹیں...... سینٹ (ہمارا سب سے حساس اور باوقار ادارہ) میں سوقیانہ زبان استعمال ہونے لگی...... جسکی سنجید گی کی قسمیں اٹھائی جاتی ہیں الاماں والحفیظ۔ طلباء دست و گریباں ہیں...... اخبارات کے ایڈیٹرز لڑ رہے ہیں...... اساتذہ کرام کی پارٹیاں ہیں...... شعراء جو قوم کا سب سے بے ضرر طبقہ تھا کہ چائے کی پیالی ہو اور غزل کے مصرعہ پر داد اور بس...... وہ خود انتشار کے داعی بن گئے...... پھر اُنہوں نے انتشار کا نام انقلاب رکھ دیا...... دوکاندار اور تاجر حضرات کو دنیا بزدل کہا کرتی تھی کہ وہ کسی جھگڑے میں الجھنا پسند نہیں کرتے......وہ ہر اُس موقع سے دامن کھینچ لیتے ہیں جس میں کوئی الجھاؤ پیدا ہوتا ہو...... آج وہ بھی دھڑوں

میں بٹ گئے...... ایک ہڑتال کرتا ہے، دوسرا اُس کی مخالفت کرتا ہے...... ایک قیمتوں میں کمی کرنا چاہتا ہے، دوسرا اُس کی مخالفت پر تلا ہوا ہے...... پھر ستم ظریفی یہ ہے کہ ریٹ کم کرنے کی نیت عوام کو سستی اشیاء فراہم کرنا نہیں، بلکہ دوسرے گروہ کی کمر توڑنا مقصود ہے...... دفتر میں کلرک بادشاہ، افسر، ماتحت، درجہ چہارم سب آپس میں دھڑے بندیوں کا شکار ہیں...... ان کی اپنی اپنی یونینز ہیں...... درجہ چہارم اپنے افسروں کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں...... افسر اپنے ماتحتوں کو نیچا دکھانے کیلئے سخت سے سخت قانون بنا رہے ہیں...... ناجائز اختیارات استعمال کئے جارہے ہیں...... تعلیم کے میدان میں جس کے ہاتھ میں قلم ہوتا تھا آج اس کے ہاتھ میں ڈاکو کا خنجر ہے...... پسٹل ہے...... موزر ہے...... کلاشنکوف ہے...... ہماری درسگاہیں اسلحہ خانہ بنی ہوئی ہیں، بلکہ دلائی کیمپ کا مظاہرہ کر رہی ہیں...... اساتذہ و علماء، جنہیں وہ ساری آیات اور احادیث زبانی یاد ہیں جن میں محبت و اُلفت، اُخوت و مروت اور پیار کے زمزمے بہانے کا حکم ہے...... اور وہ آیات بھی ساری ازبر ہیں جن میں نفرت سب و شتم، گالی گلوچ، مار دھاڑ، لڑائی جھگڑے، جنگ و جدل، حسد و بغض اور کینہ پروری سے روکا گیا ہے، اس کے باوصف قصداً اور ارادۃً انہی آیات و احادیث کے سائے میں وہی کام کر رہے ہیں...... وعظ فروش اِس میں پیش پیش ہیں...... جنہیں وہ روک رہے ہیں وہی کام وہ خود کر رہے ہوتے ہیں۔

صوفیاء کرام اور پیران عظام اُلجھ رہے ہیں...... جن کے دامن غیروں کیلئے وا ہوتے تھے انہوں نے اپنوں کیلئے بند کر دیئے...... اپنی اپنی انفرادیت برقرار رکھنے کیلئے جبے بدلے...... ٹوپیاں بدلیں...... رنگ بدلے...... نعرے بدلے...... ذکر و فکر کے انداز بدلے...... غرض اپنے سوا سب کچھ بدل دیا...... یا یوں کہیے کہ اس ادل بدل میں سب کچھ بدل دیا۔

فقیروں کی ٹولیاں ہیں جنہوں نے اپنے اپنے علاقے بانٹ رکھے ہیں...... کوئی فقیر کسی دوسرے فقیر کے علاقے میں نہیں جاسکتا...... چوروں، ڈاکوؤں، راہزنوں اور جیب کتروں نے اپنے اپنے علاقے مخصوص کر رکھے ہیں...... الغرض

اندھوں نے مل کر شور مچایا ہے کو بہ کو
سن سکے نہ کوئی کسی دیدہ ور کی بات

یہ سلسلہ کہاں جاکے رکے گا؟ ہم کہیں کسی اندھے کنویں میں نہ جا گریں؟ جس سے بچ نکلنا محال ہو...... کہیں ایسا نہ ہو کہ کشتی کے اندر کہیں سے وہ وزن آگرے جو اِس کے ڈبونے کے لئے آخری وزن ثابت ہو...... ہمارے لمحوں کی خطا سے کہیں صدیاں سزا نہ پانے لگیں...... اس بے چارگی میں...... اس بے حسی میں...... اس افراتفری میں...... صرف ایک ہی دربار ہے...... صرف ایک دروازہ ہے...... جو کھٹکھٹایا جائے...... جس پر کھڑے ہو کر درخواست کی جائے: مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ تو آواز آئے: اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقت دعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

اے مدینے کے والی! تجھ سے فریاد ہے! تجھ پر اُمت کی تکلیف بڑی گراں گزرتی ہے...... میں نے پڑھا ہے میرے آقا! آپ اس اُمت کی خاطر دن رات آنسو بہایا کرتے تھے...... مسجدوں میں...... غاروں میں...... دعاؤں میں...... صرف اسی اُمت کیلئے دن رات اشک باری ہوتی رہی...... سر لامکاں بھی اسی کے تذکرے تھے...... اے گنبد خضریٰ کے مکیں! سنا ہے جب حشر بپا ہوگا...... جب کوئی کام نہ آئے گا...... صرف آپ کام آئیں گے! اے میرے زندہ نبی! حشر تو اب بھی برپا ہو چکا ہے! قیامت صغریٰ اب بھی قائم ہو چکی ہے! ہمارے بے چارگی دیکھنے والی ہے...... ہم عبرت کا نشاں ہیں...... کوئی راستہ دکھانے والا...... کوئی مسیحا نظر نہیں آتا...... کوئی بشیر...... کوئی نذیر...... کوئی خوشخبری سنانے والا...... کوئی عبرتناک انجام سے ڈرانے والا نظر نہیں آتا...... اب آپ ہی کرم فرمایئے!

ہم بھولوں کو یا محمد ہرگز نہ بھول جانا (ﷺ)

5. Al'Hajj

The Holy Pilgrimage to the Ka'bah once in the lifetime.

NAJASAH

There are two types of Najasah:

1 . Najasat-e-Haqeeqi (visible).

2 . Najasat-e-Hukmi (invisible).

Again, Najasat-e- Haqeeqi has two types:

1 . Najasat-e-Ghalizah (heavy filth).

2 . Najasat-e-Khafifah (light type).

Similarly, Najasat-e-Hukmi is also of two types:

1 . Hads-e-Asghar (requiring wudu).

2 . Hads-e-Akbar (requiring ghusl).

EXAMPLES

The following are Najasat-e-Ghalizah:

1 . Urine and stool of human beings.

2 . Matter from wounds.

3 . Mouthful of vomit.

4 . Flowing blood.

5 .Excretion of haram animals.

6 . Excretion of halal animals.

7 . Excretion of hen and duck.

8 . All types of alcohol.

9 . All intoxicating drugs.

10 . All parts belonging to the pig.

The following are Najasat-e-Khafifah.

1 . Urine of halal animals.

2 . Urine of horses.

3 . Dropping of haram birds.

5. الحج

زندگی میں ایک بار حج کرنا۔

نجاست

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ نجاستِ حقیقی

2۔ نجاستِ حکمی

پھر نجاستِ حقیقی کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ نجاستِ غلیظہ

2۔ نجاستِ خفیفہ

اسی طرح نجاستِ حکمی کی بھی دو قسمیں ہیں۔

1۔ حدثِ اصغر (وضو کی ضرورت ہونا)

2۔ حدث اکبر (غسل کی ضرورت ہونا)

نجاست غلیظہ و خفیفہ کی مثالیں

مندرجہ ذیل چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں۔

1۔ انسان کا پیشاب اور پاخانہ۔

2۔ زخموں کی پیپ۔

3۔ منہ بھر قے۔

4۔ بہتا ہوا خون۔

5۔ حرام جانوروں کا پیشاب اور پاخانہ۔

6۔ حلال جانوروں کا پاخانہ۔

7۔ مرغی اور بطخ کی بیٹ۔

8۔ شراب کی تمام قسمیں۔

9۔ تمام نشہ آور چیزیں۔

10۔ خنزیر کے تمام اعضاء۔

مندرجہ ذیل چیزیں نجاستِ خفیفہ ہیں۔

1۔ حلال جانوروں کا پیشاب۔

2۔ گھوڑے کا پیشاب۔

3۔ حرام پرندوں کی بیٹ۔

marfat.com

THE HOLY SAINTS

Wilayat is a special gift of ALLAH Ta'aala.

A Wali can never be ignorant of essential Islamic doctrines.

Their deeds can never contradict Shari'ah.

Almighty ALLAH bestows them with Karamaat.

To seek the help of ALLAH, The Almighty, through invoking them is permissible in Islam.

They are alive in their graves.

They help people, with the permission of Almighty ALLAH, before and after death.

To convey to them reward of good deeds is a liked act in Islam and a source of blessings.

We should try our best to follow their footsteps.

Remembrance of their greatness and dignity is an act full of blessings of Almighty ALLAH.

PILLARS OF ISLAM

1. Ash'Shahadah

To testify by tongue and confirm by heart the Oneness of ALLAH and the Messengership of the Prophet MUHAMMAD ﷺ.

2. As'Salah

To offer prayers five times daily.

3. As'Sowm

To fast in the month of Ramadhan.

4. Az'Zakaah

Donation of a certain amount (2.5%) from the wealth every year to the poor.

اولیاء کرام

ولایت خاص اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔

ولی ضروری مسائل شرعیہ سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔

اُس کے اعمال کبھی بھی شریعت کے مخالف نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ انہیں کرامات عطا کرتا ہے۔

اُن کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرنا جائز ہے۔

اولیاءِ کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

اولیاءِ کرام اللہ تعالیٰ کی مدد سے زندگی میں اور بعد از وصال دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ اولیاءِ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو ایصالِ ثواب کرنا مستحب اور باعثِ برکات ہے۔

ہمیں اولیاءِ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

اولیاءِ کرام کے فضائل کاذکر کرنا ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے لبریز ہے۔

اسلام کے بنیادی ستون

1. الشھادہ

اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور سیدنا محمد ﷺ کے رسول ہونے کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا۔

الصلوہ

ہر روز پانچ وقت نماز ادا کرنا۔

2. الصوم

رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا۔

3. الزکوہ

ہر سال ایک مخصوص رقم غریب لوگوں کو دینا۔

Prophethood of Prophets, Paradise Hell-fire, etc.

Accepting of Halal as Haram and Haram as Halal is kufr.

Insolence towards ALLAH, the Prophets, the Angels, The Holy Qur'an and the Holy Ka'bah is kufr.

Seeking forgiveness for a kafir after his death is kufr.

Committing a major sin is not kufr.

To discredit any Sunnah or any other Commandment of Deen is kufr.

The denial of the finality of our Prophet ﷺ is kufr.

THE COMPANIONS

A Sahabi is a person who met our Beloved Prophet MUHAMMAD ﷺ in his physical life whilst awake and in the state of Iman and he remained a muslim until his death.

All sahabah were just, pious and respectable.

Hazrat Abu Bakr Siddique has the highest rank among them, then Hazrat Umar-e-Farooq, Hazrat Usman-e-Ghani and Hazrat Ali In this order they are the first four Caliphs of ISLAM.

The Caliphate remained on the way of Prophethood for 30 years.

Insolence towards any Sahabi is strictly forbidden.

توحید، نبوت، جنت، دوزخ وغیرہ۔

حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ، انبیاءِ کرام، فرشتوں، قرآنِ حکیم اور خانہ کعبہ کی گستاخی کفر ہے۔

کافر کی موت کے بعد اُس کیلئے اُس کی مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔

گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کفر نہیں ہے۔

کسی بھی سنت یا کسی بھی حکم دین کو ہلکا جاننا کفر ہے۔

ہمارے نبی معظم ﷺ کی ختمِ نبوت کا انکار کفر ہے۔

صحابہ کرام

صحابی وہ شخص ہے جو ہمارے نبی معظم ﷺ کو حالتِ بیداری میں ایمان کے ساتھ ملا ہو اور موت تک مسلمان رہا ہو۔

تمام صحابہ کرام عادل، متقی اور معزز تھے۔

تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا ابو بکر ہیں پھر سیدنا عمرِ فاروق، پھر سیدنا عثمانِ غنی اور پھر سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

اسی ترتیب سے یہ چاروں اسلام کے خلیفہ ہیں۔

خلافت نبوت کے طریق پر ۳۰ سال رہی۔

کسی بھی صحابی کی گستاخی یا توہین سخت حرام ہے۔

غیر صحابی کسی بھی طور صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنا بڑا ولی کیوں نہ ہو۔

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

HELL-FIRE

It is a fearful place. Its afflictions and sufferings are unimaginable.

Its flames will be the size of huge mountains.

Its depth cannot be calculated. It is said that if a stone is thrown into Hell, it will take more than 70 years to reach its bottom. Thirsty sinners will have to drink boiling oil. The people of Hell will be in different degrees of suffering according to their worldly deeds.

Only non-believers will remain in Hell forever. The sinners from among the believers will ultimately go to Paradise .

دوزخ

دوزخ ہولناک جگہ ہے۔ اس کی مشکلات کا ہم اندازہ نہیں کرسکتے۔

اس کے شعلے بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر ہونگے۔

اس کی گہرائی کا اندازہ بھی ناممکن ہے۔ احادیث میں کہا گیا ہے کہ اگر ایک پتھر اس میں پھینکا جائے تو اسے دوزخ کی تہہ تک پہنچنے میں ستر سال سے زیادہ وقت لگے۔ پیاسے گنہگاروں کو ابلتا ہوا تیل پلایا جائے گا۔ دوزخ میں لوگوں کے اپنے دنیاوی اعمال کے مطابق مختلف درجات ہوں گے۔

صرف کافر ہی اس میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے۔ مسلمان گنہ گار آخر کار جنت میں آجائیں گے۔

IMAN AND KUFR

Affirmation of basic principles of ISLAM is called Iman.

The basic principles are known by everyone, e.g Oneness of ALLAH, the

ایمان اور کفر

اسلام کے بنیادی اصولوں کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

بنیادی اصول وہ ہیں جن کو ہر کوئی جانتا ہے جیسے

قطب الاولیاء استاذ العلماء جامع شریعت وطریقت **پیر محمد اسلم قادری** رحمۃ اللہ علیہ
بانی خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف کی زیر طبع سوانح حیات میں سے **باب الکرامات**

☆1۔ ساہنوال خورد (نواں لوک) گجرات کے مولوی محمد یونس قادری ابن مولوی قدر داد نے قبلہ حضرت صاحب کی یہ کرامت قلمبند کرائی۔ کہتے ہیں کہ میں پیر و مرشد کی تلاش میں تھا۔ مراڑیاں شریف والے حضرت صاحب (حضرت پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ) سمیت چار بزرگوں میں سے کسی ایک کی بیعت کرنے کیلئے میں نے قرعہ اندازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ کہتے ہیں میں ان دنوں ہلال ٹینریز گجرات میں ملازم تھا۔ میں نے چاروں بزرگوں کے نام کی پرچیاں بنا کر تین بار قرعہ نکالا تو حضرت صاحب مراڑیاں شریف والوں کی پرچی کا قرعہ نکلا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مزید ایک بار قرعہ نکالتا ہوں تو میرے کان میں بیداری کی حالت میں حضرت صاحب مراڑیاں شریف کی آواز آئی۔ فرمایا: ''تنوں تن واری یقین نہیں آیا ہون قرعہ کریں دا تے ایسے طراں ہی روِیں دا۔''

مولوی یونس بتاتے ہیں کہ قبلہ حضرت صاحب اس وقت مراڑیاں شریف میں تھے اور میں ہلال ٹینریز میں تھا۔ حضرت صاحب قبلہ کی عظیم کرامت ہے کہ آپ نے 2 کلو میٹر دور سے میرا قرعہ اندازی کرنا دیکھا اور مجھے مزید قرعہ اندازی سے روکا اور جاگتے ہوئے میرے کانوں میں اپنی واضح آواز ڈال دی۔ کہتے ہیں میں فوراً نیک آباد حاضر ہوا۔ معافی مانگی اور آپکے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپکی توجہ سے قسم قسم کی برکات حاصل کیں۔

☆2۔ آپکے مرید صادق محمد افضل بٹ ملازم واپڈا ڈویژن نمبر 1 گجرات نے اپنے تاثرات میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم ایک اونچی دیواروں والی بڑی حویلی میں ہیں اور اس میں بے شمار مخلوق حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کا انتظار کر رہی ہے، میں بھی قبلہ پیر و مرشد کے ساتھ ہوں۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی پالکی آرہی ہے جسے کسی نورانی مخلوق نے اٹھایا ہوا ہے۔ پالکی دیوار کے باہر باہر آرہی ہے میں نے قبلہ پیر و مرشد کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور ﷺ کی پالکی آرہی ہے، آپ نے حویلی کے گیٹ کی طرف جانا شروع کر دیا میں بھی آپکے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں۔ لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے بھی برکت حاصل کرنے کیلئے ہمارے ہاتھ پالکی کو لگ جائیں میں نے بھی کوشش کی لیکن دیوار اونچی ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ لگا سکا۔ جب ہم گیٹ کے پاس پہنچے تو سرکار دو عالم ﷺ کی پالکی بھی وہاں پہنچ گئی اور حضور ﷺ پالکی سے باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر سفید چادر کا حجاب ہے۔

قبلہ پیر و مرشد صاحب نے آگے بڑھ کر دست بوسی کی اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو گاڑی میں بٹھالیا، جبکہ آپکے صحابہ بھی گاڑی میں پہلے ہی بیٹھے تھے گاڑی سٹارٹ ہو گئی میں نے سوچا کہ پالکی کو ہاتھ بھی نہ لگا سکا اور چہرہ مبارک کی واضح زیارت بھی نہیں ہوئی جب گاڑی چلنے لگی تو میں گاڑی کے پچھلے حصہ کے ساتھ چمٹ گیا اور گاڑی چل پڑی۔ تقریباً ایک میل گاڑی چلی ہو گی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ میں گاڑی کے ساتھ چمٹا ہوا ہوں، ہنس پڑے اور فرمانے لگے اللہ کے بندے تو کہاں چمٹا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: بس ویسے ہی۔

آخر کار گاڑی چلتے چلتے ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' مراڑیاں شریف میں پہنچی اور حضور نبی کریم ﷺ گاڑی سے باہر تشریف لائے مزار شریف کے بالکل قریب آئے اور فرمانے لگے: ''یہ کیسی پیاری جگہ ہے''۔

اسکے بعد آپ ﷺ ایک کمرے میں تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے صحابہ بھی کمرے میں چلے گئے اور قبلہ پیر و مرشد مجھے فرمانے لگے: بٹ صاحب اور محنت کرو! اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ (جاری ہے)

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبرنامہ

295 سی کے تحت مقدمہ درج کر کے گستاخ رسول منیر شاکر کو پھانسی دی جائے: متحدہ اہلسنت محاذ

شرانگیز تحریری لٹریچر ضبط اور اسکے زیر استعمال F.M ریڈیو کی نشریات بند کی جائیں، MMA کی قیادت فتنہ کی سرکوبی کیلئے کردار ادا کرے: قرار دادیں

تحفظ ناموس رسالت کیلئے جانوں کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرینگے، سرحد حکومت گستاخ رسول کی سرپرستی بند کرے ورنہ JUP کو MMA سے کنارہ کشی پر مجبور کردینگے، جنرل مشرف کی صدارت میں منیر شاکر یا انکے کسی مفتی سے ہمارا مناظرہ کرایا جائے: علماء و مشائخ کنونشن سے پیر محمد افضل قادری کا تاریخی ومجاہدانہ خطاب

ناموس رسالت کا تحفظ ایمان کا بنیادی تقاضا اور ہمارا مقصد حیات ہے: صاحبزادہ احمد سعید یار خان

حکومت نے فوری گرفتاری کر کے 295 سی کے تحت مقدمہ نہ چلایا تو مجبوراً غازی علم الدین شہید کا کردار دہرانا پڑیگا: کرنل سرفراز

گستاخ رسول کی گرفتاری تک احتجاجی تحریک جاری رہے گی، ہمارے صبر کا امتحان نہ لیا جائے: پروفیسر سید رخسار شاہ

ضرورت پڑنے پر ملک بھر سے غلامان رسول خیبر ایجنسی تک کفن پوش مارچ کرینگے: مولانا غلام ربانی

مولوی منیر کا تعلق فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث کالعدم تنظیموں سے ہے: جواد الرحمٰن نظامی

علماء و مشائخ کنونشن گجرات میں جناب میاں محمد سیفی، پیر سید زاہد حسین شاہ، سید ضیاء الاسلام شاہ، پیر سید محمد احمد قاسمی، صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی، پروفیسر مظہر حسین علامہ ابوتراب بلوچ، مفتی عابد سیفی، پیر سید حیدر شاہ، صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ہاشمی، مولانا عبدالعزیز، صدر بار چوہدری اصغر پسوال ودیگر نے خصوصی شرکت کی

سانحہ جامعۃ البنات بشارت ٹاؤن ایمن آباد گوجرانوالہ کے ملزمان کو انتظامیہ کیفر کردار تک پہنچائے: ڈاکٹر اجمل نیازی، ملک محبوب الرسول، مولانا شوکت

اہلسنت کا ہر محاذ پر اکٹھا ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے: شیخوپورہ میں عظیم اجتماع سے پیر صاحب کا خطاب، جہلم کنونشن میں بوجہ مصروفیت شرکت نہ کر سکے

عالمی تنظیم اہلسنت کا جدید ترین ''پیر افضل قادری میڈیا سیل'' قائم، رجسٹریشن مکمل، ATAS کے عنوان سے کام شروع کر دیا

پیر محمد افضل قادری مدظلہ کا ضلع ناظم منڈی بہاؤالدین ریاض اصغر چوہدری سے انکے بیٹے کی وفات پر اظہار افسوس، مرحوم کیلئے فاتحہ خوانی کی

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ کے صاحبزادے مولانا قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فاتحہ خوانی کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے، اندرون وبیرون ملک سے اہم شخصیات نیک آباد پہنچ کر فاتحہ خوانی کر رہی ہیں

سابق وزیر اعلیٰ سرحد سید صابر شاہ، برطانیہ سے علامہ دلشاد حسین، امریکہ سے مولانا غلام سرور قادری، فرانس سے قاری فاروق، اٹلی سے راجہ فضل الرحمٰن، سپین سے ممتاز صحافی جمیل اشرف، جرمنی سے چوہدری مقصود، ناروے سے پیر سید غلام جعفر شاہ، سعودی عرب سے چوہدری جعفر، دبئی سے چوہدری اصغر، نیویارک سے چوہدری مختار، ہالینڈ سے محمد عمران اور دیگر ممالک کی شخصیات نے نیک آباد پہنچ کر فاتحہ خوانی کی۔ اندرون و بیرون ملک سے ابھی تک بذریعہ ٹیلی فون وای میل تعزیتیں وصول ہورہی ہیں۔ اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ سرحد سید صابر حسین شاہ جامعہ قادریہ عالمیہ کے شعبہ جات کا وزٹ کیا۔ انہوں نے جامعہ قادریہ عالمیہ میں 800 کے قریب مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری خوراک فری تعلیم فری رہائش کے شاندار انتظامات اور درس نظامی کے ساتھ انگریزی اور کمپیوٹر کی تعلیم دیکھ کر بڑی مسرت کا اظہار کیا اور ادارہ کے سربراہ پیر محمد افضل قادری اور پیر محمد عثمان افضل قادری کو خراج تحسین پیش کیا۔ سابق وزیر اعلیٰ سرحد نے کہا کہ پیر محمد افضل قادری کی جدوجہد ومحنت سے آج جامعہ دنیا اسلام میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا: پیر صاحب کی دینی خدمات اور قربانیاں اپنی مثال آپ ہیں، دین سے حقیقی محبت کر کے پیر صاحب نے ایک مثال قائم کردی ہے

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan

Registerd CPL 127

URL: ahlesunnat.info e-mail: monthly@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات کے شعبہ خواتین

''شریعت کالج طالبات'' کا سالانہ عظیم الشان دینی اجتماع

جلسہ تقسیم اسناد

2 اپریل بروز اتوار صبح 9 بجے تا 2 بجے دن

زیر سرپرستی

پیشوائے اہلسنت حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات، نیک آباد مراڑیاں شریف

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلامیہ، نیک آباد مراڑیاں شریف

زیر صدارت

فخر اہلسنت محترمہ ریحانہ کوثر قادری مدظلہا

مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت شعبہ خواتین

و پرنسپل شریعت کالج طالبات، نیک آباد مراڑیاں شریف

زیر نگرانی: محترمہ رضوانہ کوثر قادری، وائس پرنسپل شریعت کالج طالبات

مہمان خصوصی: محترمہ عرفانہ کوثر قادری، پرنسپل جامعہ قادریہ سلطانیہ للبنات، اعوان شریف

عربی فاضل اور درس نظامی کے درجات سے 350 اور مختصر اسلامی تربیتی کورسز سے 1050 فارغ ہونیوالی طالبات کو اسناد دی جائینگی

شاخوں سے فارغ ہونے والی طالبات اور مرکز کے تحت مختلف مقامات پر مختصر کورسز سے فارغ ہونیوالی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

خواتین اسلام قافلہ در قافلہ باپردہ (چھوٹے بچوں کے بغیر) شرکت فرمائیں!

داخلہ شروع ہے

شریعت کالج طالبات کے شعبہ جات میں یکم اپریل 2006ء سے

داخلہ کیلئے صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک آئیں

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت شریعت کالج طالبات

فون 2-053-352140، 053-3001401 فیکس 3511855، موبائل 0333-8403748، 0300-9622887

شعبہ خواتین 053-3522290، 053-3001402 ای میل qadri@ahlesunnat.info ویب ahlesunnat.info

marfat.com